مَن کُنتُ مولاہُ فعلیٌّ مولاہُ

السیف الجلی
علیٰ
منکرِ ولایتِ علیؓ

(اعلانِ غدیر)

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

یہ کتاب برقی شکل میں نشرہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں اس کی فنی طورپر تصحیح اور تنظیم ہوئی ہے

السیف الجلی علی منکر ولایت علی

مؤلف

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

القلم ریسرچ لائبریری کی پیشکش

www.alqlmlibrary.org /library

مَوْلَاي صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰي حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِم
وَ الآلِ وَ الصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ
أَهْلِ التُّقٰي وَ النُّقٰي و الْحِلْمِ وَ الْكَرَم
(صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلَيْهِ وَ عَلٰي آلِه وَ اَصْحَابِه وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ)

مقدمہ

آج 18 ذی الحج ہے، جس دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع سے مدینہ طیبہ واپسی کے دوران غدیرِ خُم کے مقام پر قیام فرمایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہجوم میں سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ اُٹھا کر اعلان فرمایا :

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

’’جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

یہ اعلانِ ولایتِ علی رضی اللہ عنہ تھا، جس کا اطلاق قیامت تک جملہ اہلِ ایمان پر ہوتا ہے اور جس سے یہ امر قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ جو ولایتِ علی رضی اللہ عنہ کا منکر ہے وہ ولایتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منکر ہے۔ اِس عاجز نے محسوس کیا کہ اس مسئلہ پر بعض لوگ بوجہِ جہالت متردّد رہتے ہیں اور بعض لوگ بوجہِ عناد و تعصّب۔ سو یہ تردّد اور اُنکار امت میں تفرقہ و انتشار میں اضافہ کا باعث بن رہا ہے۔ اندریں حالات میں نے ضروری سمجھا کہ مسئلہ وِلایت و اِمامت پر دو رِسالے تالیف کروں : ایک بعنوان ’السَّيفُ الجَلِي عَلٰی مُنكِرِ وِلايَةِ عَلِيّ رضی الله عنه‘ اور دوسرا بعنوان ’القولُ المعتَبَر فِي الامام المنتَظَر‘۔ پہلے رسالہ کے ذریعے فاتحِ ولایت حضرت امام علی علیہ السلام کے مقام کو واضح کروں اور دوسرے کے ذریعے خاتمِ ولایت حضرت امام مہدی علیہ السلام کا بیان کروں تاکہ جملہ شبہات کا اِزالہ ہو اور یہ حقیقت خواص و عوام سب تک پہنچ سکے کہ ولایتِ علی علیہ السلام اور ولایتِ مہدی علیہ السلام اہلِ سنت و جماعت کی معتبر کتبِ حدیث میں رِوایاتِ متواترہ سے ثابت ہے۔ میں نے پہلے رسالہ میں حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکیاون (51) روایات پوری تحقیق و تخریج کے ساتھ درج کی ہیں۔ اِس عدد کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اِمسال اپنی عمر کے 51 برس مکمل کئے ہیں، اس لئے حصولِ برکت اور اِکتساب خیر کے لئے عاجزانہ طور پر عددی نسبت کا وسیلہ اختیار کیا ہے تاکہ بارگاہِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ میں اِس حقیر کا نذرانہ شرفِ قبولیت پاسکے۔ (آمین)

اب اِس مقدّمہ میں یہ نکتہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مقدّسہ سے تین طرح کی وراثتیں جاری ہوئیں :

× خلافتِ باطنی کی روحانی وراثت

× خلافتِ ظاہری کی سیاسی وراثت

× خلافتِ دینی کی عمومی وراثت

× خلافتِ باطنی کی روحانی وراثت اہلِ بیتِ اطہار کے نفوس طیّبہ کو عطا ہوئی۔

× خلافتِ ظاہری کی سیاسی وراثت خلفاء راشدین کی ذوات مقدّسہ کو عطا ہوئی۔

× خلافتِ دینی کی عمومی وراثت بقیہ صحابہ و تابعین کو عطا ہوئی۔

خلافتِ باطنی نیابتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ سرچشمہ ہے جس سے نہ صرف دینِ اسلام کے روحانی کمالات اور باطنی فیوضات کی حفاظت ہوئی بلکہ اس سے اُمّت میں ولایت و قطبیت اور مُصلحیت و مجدّدیت کے چشمے پھوٹے اور اُمّت اِس واسطے سے روحانیتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیضاب ہوئی۔ خلافتِ ظاہری نیابتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ سرچشمہ ہے جس سے غلبہ دینِ حق اور نفاذِ اسلام کی عملی صورت وجود میں آئی اور دینِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمکّن اور زمینی اقتدار کا سلسلہ قائم ہوا۔ اِسی واسطے سے تاریخِ اسلام میں مختلف ریاستیں اور سلطنتیں قائم ہوئیں اور شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظامِ عالم کے طور پر دُنیا میں عملاً متعارف ہوئی۔

خلافتِ عمومی نیابتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ سرچشمہ ہے جس سے اُمّت میں تعلیماتِ اسلام کا فروغ اور اعمالِ صالحہ کا تحقّق وجود میں آیا۔ اِس واسطے سے افرادِ اُمّت میں نہ صرف علم و تقویٰ کی حفاظت ہوئی بلکہ اخلاقِ اسلامی کی عمومی ترویج و اشاعت جاری رہی، گویا :

پہلی قسم : خلافتِ ولایت قرارپائی

دوسری قسم : خلافتِ سلطنت قرار پائی

تیسری قسم : خلافتِ ہدایت قرار پائی

اس تقسیمِ وراثتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مضمون کو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اِن الفاظ کے ساتھ بیان فرمایا ہے :

پس وراث آنحضرت هم بسه قسم منقسم اند فوراثه الذين أخذوا الحكمة والعصمة والقطبية الباطنية، هم أهل بيته و خاصته و وراثه الذين أخذوا الحفظ و التلقين و القطبية الظاهرة الإرشادية، هم أصحابه الكبار كالخلفاء الأربعة و سائر العشرة، و وراثه الذين أخذوا العنايات الجزئية و التقوي و العلم، هم أصحابه الذين لحقوا بإحسان كأنس و أبي هريرة و غيرهم من المتأخرين، فهذه ثلاثة مراتب متفرعة من كمال خاتم الرسل ﷺ.

’’حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وراثت کے حاملین تین طرح کے ہیں : ایک وہ جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حکمت و عصمت اور قطبیتِ باطنی کا فیض حاصل کیا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت اور خواص ہیں۔ دوسرا طبقہ وہ ہے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حفظ و تلقین اور رشد و ہدایت سے متصف قطبیت ظاہری کا فیض حاصل کیا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسے خلفائے اربعہ اور عشرہ مبشرہ ہیں۔ تیسرا طبقہ وہ ہے جنہوں نے انفرادی عنایات اور علم و تقویٰ کا فیض حاصل کیا، یہ وہ اصحاب ہیں جو احسان کے وصف سے متصف ہوئے، جیسے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان کے علاوہ دیگر متاخرین۔ یہ تینوں مدارج حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالِ ختمِ رسالت سے جاری ہوئے۔‘‘

(شاه ولي الله محدث دهلوي، التفهيمات الالٰهيه، 2 : 8)

واضح رہے کہ یہ تقسیم غلبہ حال اور خصوصی امتیاز کی نشاندہی کے لئے ہے، ورنہ ہر سہ اقسام میں سے کوئی بھی دوسری قسم کے خواص و کمالات سے کلیتاً خالی نہیں ہے، اُن میں سے ہر ایک کو دوسری قسم کے ساتھ کوئی نہ کوئی نسبت یا اشتراک حاصل ہے :

× سلطنت میں سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ بلا فصل یعنی براہِ راست نائب ہوئے۔

× ولایت میں سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ بلا فصل یعنی براہِ راست نائب ہوئے۔

× ہدایت میں جملہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء بلا فصل یعنی براہِ راست نائب ہوئے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ ختمِ نبوت کے بعد فیضانِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائمی تسلسل کے لئے تین مستقل مطالع قائم ہو گئے :

× ایک مطلع سیاسی وراثت کے لئے

× دوسرا مطلع روحانی وراثت کے لئے

× تیسرا مطلع علمی و عملی وراثت کے لئے

× حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیاسی وراثت، خلافتِ راشدہ کے نام سے موسوم ہوئی۔

× حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی وراثت، ولایت و امامت کے نام سے موسوم ہوئی۔

× حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علمی و عملی وراثت، ہدایت و دیانت کے نام سے موسوم ہوئی۔

لہٰذا سیاسی وراثت کے فردِ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوئے، روحانی وراثت کے فردِ اوّل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہوئے اور علمی و عملی وراثت کے اوّلیں حاملین جملہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہوئے۔ سو یہ سب وارثین و حاملین اپنے اپنے دائرہ میں بلا فصل خلفاء ہوئے، ایک کا دوسرے کے ساتھ کوئی تضاد یا تعارض نہیں ہے۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ ان مناصب کی حقیقت بھی ایک دوسرے سے کئی اُمور میں مختلف ہے :

1۔ خلافتِ ظاہری دین اسلام کا سیاسی منصب ہے۔

خلافتِ باطنی خالصتاً روحانی منصب ہے۔

2۔ خلافتِ ظاہری انتخابی و شورائی امر ہے۔

خلافتِ باطنی محض وہبی و اجتبائی امر ہے۔

3۔ خلیفہ ظاہری کا تقرّر عوام کے چناؤ سے عمل میں آتا ہے۔

خلیفہ باطنی کا تقرّر خدا کے چناؤ سے عمل میں آتا ہے۔

4۔ خلیفہ ظاہری منتخب ہوتا ہے۔

خلیفہ باطنی منتجب ہوتا ہے۔

5۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے خلیفہ راشد سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا انتخاب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تجویز اور رائے عامہ کی اکثریتی تائید سے عمل میں آیا، مگر پہلے امامِ ولایت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے انتخاب میں کسی کی تجویز مطلوب ہوئی نہ کسی کی تائید۔

6۔ خلافت میں 'جمہوریت' مطلوب تھی، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا اعلان نہیں فرمایا۔ ولایت میں 'ماموریت' مقصود تھی، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وادی غدیر خُم کے مقام پر اس کا اعلان فرما دیا۔

7۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمّت کے لئے خلیفہ کا انتخاب عوام کی مرضی پر چھوڑ دیا، مگر ولی کا انتخاب اللہ کی مرضی سے خود فرما دیا۔

8۔ خلافت زمینی نظام کے سنوارنے کیلئے قائم ہوتی ہے۔

ولایت اُسے آسمانی نظام کے حسن سے نکھارنے کیلئے قائم ہوتی ہے۔

9۔ خلافت افراد کو عادل بناتی ہے۔

ولایت افراد کو کامل بناتی ہے۔

10۔ خلافت کا دائرہ فرش تک ہے۔

ولایت کا دائرہ عرش تک ہے۔

11۔ خلافت تخت نشینی کے بغیر مؤثر نہیں ہوتی۔

ولایت تخت و سلطنت کے بغیر بھی مؤثر ہے۔

12۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ خلافت اُمّت کے سپرد ہوئی۔

ولایت عترت کے سپرد ہوئی۔

لہٰذا اب خلافت سے مَفرّ ہے نہ وِلایت سے، کیونکہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافتِ بلافصل اِجماعِ صحابہ سے منعقد ہوئی اور تاریخ کی شہادتِ قطعی سے ثابت ہوئی اور حضرت مولا علی المرتضیٰ کی وِلایتِ بلافصل خود فرمانِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منعقد ہوئی اور احادیثِ متواترہ کی شہادتِ قطعی سے ثابت ہوئی۔ خلافت کا ثبوت اِجماعِ صحابہ ہے اور وِلایت کا ثبوت فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جو خلافت کا اِنکار کرتا ہے وہ تاریخ اور اِجماع کا اِنکار کرتا ہے اور جو اِمامت و وِلایت کا اِنکار کرتا ہے وہ اِعلانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کرتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دونوں institutions کی حقیقت کو سمجھ کر اُن میں تطبیق پیدا کی جائے نہ کہ تفریق۔

جان لینا چاہئے کہ جس طرح خلافتِ ظاہری، خلفاء راشدین سے شروع ہوئی اور اِس کا فیض حسبِ حال اُمت کے صالح حکام اور عادل امراء کو منتقل ہوتا چلا گیا، اسی طرح خلافتِ باطنی بھی سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے شروع ہوئی اور اس کا فیض حسبِ حال اَئمہ اَطہارِ اہل بیت اور اُمت کے اولیاء کاملین کو منتقل ہوتا چلاگیا۔ حضور فاتح و خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ ۔ ۔ مَن کنتُ

مولاهُ فهٰذا عليٌّ مولاهُ (جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علی مولا ہے)۔ ۔ ۔ اور۔ ۔ ۔ علیٌّ ولیّکم مِن بَعدِی (میرے بعد تمہارا ولی علی ہے)۔ ۔ ۔ کے اعلانِ عام کے ذریعے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اُمت میں ولایت کا فاتحِ اوّل قرار دے دیا۔

بابِ ولایت میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ ملاحظہ ہوں :

1۔ و فاتحِ اوّل ازین اُمت مرحومہ حضرت علی مرتضیٰ است کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، التفہیمات الالٰہیہ، 1 : 103)

''اس اُمتِ مرحومہ میں (فاتحِ اوّل) ولایت کا دروازہ سب سے پہلے کھولنے والے فرد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔''

2۔ و سرِ حضرت امیر کرم اللہ وجہہ در اولادِ کرام ایشان رضی اللہ عنہم سرایت کرد۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، التفہیمات الالٰہیہ، 1 : 103)

''حضرت امیر رضی اللہ عنہ کا رازِ ولایت آپ کی اولاد کرام رضی اللہ عنہم میں سرایت کرگیا۔''

3۔ چنانکہ کسی از اولیاء امت نیست الا بخاندانِ حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ مرتبط است بوجہی از وجوہ۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، التفہیمات الالٰہیہ، 1 : 104)

''چنانچہ اولیائے اُمت میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جو کسی نہ کسی طور پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خاندانِ امامت سے (اکتسابِ ولایت کے لئے) وابستہ نہ ہو۔''

4۔ و از اُمتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوّل کسیکہ فاتحِ بابِ جذب شدہ است، و دراں جا قدم نہادہ است حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ، و لہٰذا سلاسلِ طُرُق بداں جانب راجع میشوند۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، ہمعات : 60)

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں پہلا فرد جو ولایت کے (سب سے اعلیٰ و اقویٰ طریق) بابِ جذب کا فاتح بنا اور جس نے اِس مقامِ بلند پر (پہلا) قدم رکھا وہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی ہے، اِسی وجہ سے روحانیت و ولایت کے مختلف طریقوں کے سلاسِل آپ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔''

5۔ یہی وجہ ہے کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

''اب اُمت میں جسے بھی بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیضِ ولایت نصیب ہوتا ہے وہ یا تو نسبتِ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے نصیب ہوتا ہے یا نسبتِ غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ عنہ سے، اس کے بغیر کوئی شخص مرتبۂ ولایت پر فائز نہیں ہوسکتا۔''

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، ہمعات : 62)

واضح رہے کہ نسبتِ غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ عنہ بھی نسبتِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی کا ایک باب اور اِسی شمع کی ایک کرن ہے۔

6۔ اِس نکتہ کو شاہ اسماعیل دہلوی نے بھی بصراحت یوں لکھا ہے :

''حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لئے شیخین رضی اللہ عنہما پر بھی ایک گو نہ فضیلت ثابت ہے اور وہ فضیلت آپ کے فرمانبرداروں کا زیادہ ہونا اور مقاماتِ ولایت بلکہ قطبیت اور غوثیت اور ابدالیت اور انہی جیسے باقی خدمات ''آپ کے زمانہ سے لیکر دنیا کے ختم ہونے تک'' آپ ہی کی وساطت سے ہونا ہے اور بادشاہوں کی بادشاہت اور امیروں کی امارت میں آپ کو وہ دخل ہے جو عالمِ ملکوت کی سیر کرنے والوں پر مخفی نہیں۔ ۔ ۔ ۔ اہلِ ولایت کے اکثر سلسلے بھی جنابِ مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی کی طرف منسوب ہیں، پس قیامت کے دن بہت فرمانبرداروں کی وجہ سے جن میں اکثر بڑی بڑی شانوں والے اور عمدہ مرتبے والے ہونگے، حضرتِ مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا لشکر اِس رونق اور بزرگی سے دکھائی دے گا کہ اس مقام کا تماشہ دیکھنے والوں کے لئے یہ امر نہایت ہی تعجب کا باعث ہو گا۔''

(شاہ اسماعیل دہلوی، صراطِ مستقیم : 67)

یہ فیضِ ولایت کہ اُمتِ محمدی میں جس کے منبع و سرچشمہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مقرر ہوئے اس میں سیدہ کائنات حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک کئے گئے ہیں، اور پھر اُن کی وساطت سے یہ سلسلہ ولایتِ کبریٰ اور غوثیتِ عظمیٰ اُن بارہ ائمہ اہلِ بیت میں ترتیب سے چلایا گیا جن کے آخری فرد سیدنا امام محمد مہدی علیہ السلام ہیں۔ جس طرح سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فاتحِ ولایت کے درجہ پر فائز ہوئے، اسی طرح سیدنا امام مہدی علیہ السلام اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں خاتمِ ولایت کے درجہ پر فائز ہونگے۔

7۔ اس موضوع پر حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق ملاحظہ فرمائیں :

و راہی است کہ بقربِ ولایت تعلق دارد : اقطاب و اوتاد و بدلا و نجباء و عامہ اولیاء اللہ، بہمین راہ واصل اندراہ سلوک عبارت ازین راہ است بلکہ جذبہ متعارفہ، نیز داخل ہمین است و توسط و حیلولت درین راہ کائن است و پیشوای، و اصلان این راہ و سرگروہ اینھا و منبع فیض این بزرگواران : حضرت علی مرتضی است کرم اللہ تعالٰے وجھہ الکریم، و این منصب عظیم الشان بایشان تعلق دارد درینمقام گوئیا ہر دو قدم مبارک آنسرور علیہ و علی آلہ الصلوۃ و السلام برفرق مبارک اوست کرم اللہ تعالی وجھہ حضرت فاطمہ و حضرات حسنین رضی اللہ عنہم درینمقام با ایشان شریکند، انکارم کہ حضرت امیر قبل از نشاء ہ عنصرے نیز ملاذ این مقام بودہ اند، چنانچہ بعد از نشاءہ عنصرے و ہرکرا فیض و ہدایت ازین راہ میر سید بتوسط ایشان میر سید چہ ایشان نزد ن۔ قطہ منتھائے این راہ و مرکز این مقام بایشان تعلق دارد، و چون دورہ حضرت امیر تمام شُد این منصب عظیم القدر بحضرات حسنین ترتیبا مفوض و مسلم گشت، و بعد از ایشان بہرکیے از ائمہ اثنا عشر علے الترتیب و التفصیل قرار گرفت و در اعصاراین بزرگواران و ہمچنیں بعد از ارتحال ایشان ہر کرا فیض و ہدایت میرسید بتوسط این بزرگواران بودہ و بحیلولۃ ایشانان ہرچند اقطاب و نجبای وقت بودہ باشند و ملاذ وملجاء ہمہ ایشان بودہ اند چہ اطراف را غیر از لحوق بمرکز چارہ نیست۔

(امام ربانی مجدّد الف ثانی، مکتوبات، 3 : 251، 252، مکتوب نمبر : 123)

’’اور ایک راہ وہ ہے جو قربِ ولایت سے تعلق رکھتی ہے : اقطاب و اوتاد اور بدلا اور نجباء اور عام اولیاء اللہ اِسی راہ سے واصل ہیں، اور راہِ سلوک اِسی راہ سے عبارت ہے، بلکہ متعارف جذبہ بھی اسی میں داخل ہے، اور اس راہ میں توسط ثابت ہے اور اس راہ کے واصلین کے پیشوا اور ان کے سردار اور اُن کے بزرگوں کے منبعِ فیض حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہیں، اور یہ عظیم الشان منصب اُن سے تعلق رکھتا ہے۔ اس راہ میں گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوںقدم مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مبارک سر پر ہیں اور حضرت فاطمہ اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اِس مقام میں اُن کے ساتھ شریک ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ اپنی جسدی پیدائش سے پہلے بھی اس مقام کے ملجا و ماویٰ تھے، جیسا کہ آپ رضی اللہ عنہ جسدی پیدائش کے بعد ہیں اور جسے بھی فیض و ہدایت اس راہ سے پہنچی ان کے ذریعے سے پہنچی، کیونکہ وہ اس راہ کے آخری نقطہ کے نزدیک ہیں اور اس مقام کا مرکز ان سے تعلق رکھتا ہے، اور جب حضرت امیر رضی اللہ عنہ کا دور ختم ہوا تو یہ عظیم القدر منصب ترتیب وار حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو سپرد ہوا اور ان کے بعد وہی منصب ائمہ اثنا عشرہ میں سے ہر ایک کو

ترتیب وار اور تفصیل سے تفویض ہوا، اور ان بزرگوں کے زمانہ میں اور اِسی طرح ان کے انتقال کے بعد جس کسی کو بھی فیض اور ہدایت پہنچی ہے انہی بزرگوں کے ذریعہ پہنچی ہے، اگرچہ اقطاب و نجبائے وقت ہی کیوں نہ ہوں اور سب کے ملجا و ماویٰ یہی بزرگ ہیں کیونکہ اطراف کو اپنے مرکز کے ساتھ الحاق کئے بغیر چارہ نہیں ہے۔''

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام بھی کارِ ولایت میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوں گے۔

(امام ربانی مجدّد الف ثانی، مکتوبات، 3 : 251، 252، مکتوب نمبر : 123)

خلاصہِ کلام یہ ہوا کہ مقام غدیرِ خُم پر ولایت علی رضی اللہ عنہ کے مضمون پر مشتمل اعلانِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حقیقت کو ابد الآباد تک کیلئے ثابت و ظاہر کردیا کہ ولایتِ علی رضی اللہ عنہ درحقیقت ولایتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہے۔ بعثتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت کا باب ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بند کردیا گیا، لہذا تا قیامت فیضِ نبوتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجراء و تسلسل کیلئے باری تعالیٰ نے امت میں نئے دروازے اور راستے کھول دیئے جن میں کچھ کو مرتبہ ظاہر سے نوازا گیا اور کچھ کو مرتبہ باطن سے۔ مرتبہ باطن کا حامل راستہ 'ولایت' قرار پایا، اور امتِ محمدی میں ولایت عظمیٰ کے حامل سب سے پہلے امامِ برحق۔ ۔ ۔ مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مقرر ہوئے۔ پھر ولایت کا سلسلۃ الذہب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلِ بیت اور آلِ اطہار میں ائمہ اِثنا عشر (بارہ اماموں) میں جاری کیا گیا۔ ہر چند اِن کے علاوہ بھی ہزارہا نفوسِ قدسیہ ہر زمانہ میں مرتبہ ولایت سے بہرہ یاب ہوتے رہے، قطبیت و غوثیت کے اعلیٰ و ارفع مقامات پر فائز ہوتے رہے، اہل جہاں کو انوارِ ولایت سے منور کرتے رہے اور کروڑوں انسانوں کو ہر صدی میں ظلمت و ضلالت سے نکال کر نورِ باطن سے ہمکنار کرتے رہے، مگر ان سب کا فیض سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بارگاہِ ولایت سے بالواسطہ یا بلاواسطہ ماخوذ و مستفاد تھا۔ ولایت علی رضی اللہ عنہ سے کوئی بھی بے نیاز اور آزاد نہ تھا۔ یہی سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا تاآنکہ امتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آخری امام برحق اور مرکزِ ولایت کا ظہور ہوگا۔ یہ سیدنا امام محمد مہدی علیہ السلام ہوں گے جو بارہویں امام بھی ہوں گے اور آخری خلیفہ بھی۔ ان کی ذاتِ اقدس میں ظاہر و باطن کے دونوں راستے جو پہلے جدا تھے مجتمع کر دیئے جائیں گے۔ یہ حاملِ ولایت بھی ہوں گے اور وارثِ خلافت بھی، ولایت اور خلافت کے دونوں مرتبے اُن پر ختم کر دیئے جائیں گے۔ سو جو امام مہدی علیہ السلام کا منکر ہو گا وہ دین کی ظاہری اور باطنی دونوں خلافتوں کا منکر ہو گا۔

یہ مظہریتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انتہاء ہو گی، اس لئے اُن کا نام بھی 'محمد' ہو گا اور اُن کا 'خلق' بھی محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو گا، تاکہ دُنیا کو معلوم ہو جائے کہ یہ 'امام' فیضانِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہر و باطن دونوں وراثتوں کا امین ہے۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''جو امام مہدی علیہ السلام کی تکذیب کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔''

اُس وقت روئے زمین کے تمام اولیاء کا مرجع آپ علیہ السلام ہوں گے اور اُمتِ محمدی کا اِمام ہونے کے باعث سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بھی آپ علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا فرمائیں گے اور اس طرح اہلِ جہاں میں آپ علیہ السلام کی اِمامت کا اعلان فرمائیں گے۔

سو ہم سب کو جان لینا چاہئے کہ حضرت مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت مہری الارض و السمائ۔ ۔ ۔ باپ اور بیٹا دونوں۔ ۔ ۔ اللہ کے ولی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی ہیں۔ انہیں تسلیم کرنا ہر صاحب ایمان پر واجب ہے۔

باری تعالیٰ ہمیں اِن عظیم منابعِ وِلایت سے اِکتسابِ فیض کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

یکے از غلامانِ اہل بیت

محمد طاہر القادری

18 ذی الحج، 1422ھ

حصہ اول

حدیث نمبر : 1

عن شعبة، عن سلمة بن كهيل، قال : سمعتُ أبا الطفيل يحدّث عن أبي سريحة. . . أو زيد بن أرقم، (شك شعبة). . . عن النبي صلي الله عليه وآله وسلم، قال : مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه.

(قال :) و قد روي شعبة هذا الحديث عن ميمون أبي عبد االله عن زيد بن أرقم عن النبي صلي الله عليه وآله وسلم.

شعبہ، سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوطفیل سے سنا کہ ابوسریحہ۔ ۔ ۔ یا زید بن ارقم رضی اللہ عنہما۔ ۔ ۔ سے مروی ہے (شعبہ کو راوی کے متعلق شک ہے) کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ’’جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

شعبہ نے اس حدیث کو میمون ابو عبد اللہ سے، اُنہوں نے زید بن ارقم سے اور اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

1. ترمذی، الجامع الصحيح، 6 : 79، ابواب المناقب، رقم : 3713
2. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 569، رقم : 959
3. محاملي، امالي : 85
4. ابن ابي عاصم، السنه : 603، 604، رقم : 1361، 1363، 1364، 1367، 1370
5. طبراني، المعجم الکبير، 5 : 195، 204، رقم : 5071، 5096
6. نووي، تهذيب الاسماء و اللغات، 1 : 347
7. ابن عساکر، تاريخ دمشق الکبير، 45 : 163، 164
8. ابن اثير، اسد الغابه، 6 : 132
9. ابن اثير، النهايه في غريب الحديث والاثر، 5 : 228
10. ابن کثير، البدايه و النهايه، 5 : 463
11. ابن حجر عسقلاني، تعجيل المنفعه : 464، رقم : 1222

ترمذی نے اسے حسن صحیح غریب کہا ہے، اور شعبہ نے یہ حدیث میمون ابوعبد اللہ کے طریق سے زید بن ارقم سے بھی روایت کی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث اِن کتب میں مروی ہے :

1. حاکم، المستدرک، 3 : 134، رقم : 4652

2. طبراني، المعجم الکبير، 12 : 78، رقم : 12593

3. خطيب بغدادي، تاريخ بغداد، 12 : 343

4. ابن عساکر، تاريخ دمشق الکبير، 45 : 77، 144

5. ابن کثير، البدايه و النهايه، 5 : 451

6. هيثمی، مجمع الزوائد، 9 : 108

یہ حدیث حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مندرجہ ذیل کتب میں مروی ہے :

1. ابن ابي عاصم، السنه : 602، رقم : 1355

2. ابن ابي شيبه، المصنف، 6 : 366، رقم : 32072

یہ حدیث حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی درج ذیل کتب میں منقول ہے :

1. ابن ابی عاصم، السنه : 602، رقم : 1354

2. طبراني، المعجم الکبير، 4 : 173، رقم : 4052

3. طبراني، المعجم الاوسط، 1 : 229، رقم : 348

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مندرجہ ذیل کتب میں روایت کی گئی ہے :

1. نسائي، خصائص امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضی الله عنه : 88، رقم : 80

2. ابن ابي عاصم، السنه : 602، 605، رقم : 1358، 1375

3. ضياء مقدسي، الاحاديث المختاره، 3 : 139، رقم : 937

4. ابن عساکر، تاريخ دمشق الکبير، 20 : 114

یہ حدیث حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مندرجہ ذیل کتب میں روایت کی گئی ہے :

1. عبدالرزاق، المصنف، 11 : 225، رقم : 20388

2. طبراني، المعجم الصغير، 1 : 71

3. ابن عساکر، تاريخ دمشق الکبير، 45 : 143

4۔ ابن عساکر نے ’تاریخ دمشق الکبیر (45 : 143)‘ میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ بھی روایت کی ہے۔

یہ حدیث ابن بریدہ رضی اللہ عنہ سے مندرجہ ذیل کتب میں منقول ہے :

1. ابن ابي عاصم، السنه : 601، رقم : 1353

2. ابن عساکر، تاريخ دمشق الکبير، 45 : 146

3. ابن کثير، البدايه و النهايه، 5 : 457

4. حسام الدين هندي، کنز العمال، 11 : 602، رقم : 32904

یہ حدیث حُبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے اِن کتب میں مروی ہے :

1. ابن ابی عاصم، السنه : 602، رقم : 1359

2. حسام الدبن هندی، کنزالعمال، 11 : 608، رقم : 32946

یہ حدیث حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے اِن کتب میں مروی ہے :

1. طبرانی، المعجم الکبير، 19 : 252، رقم : 646

2. ابن عساکر، تاريخ دمشق الکبير، 45 : 177

3. هيثمی، مجمع الزوائد، 9 : 106

طبرانی نے یہ حدیث ’المعجم الکبیر (3 : 179، رقم : 3049)‘ میں حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی ہے۔

ابن عساکر نے ’تاریخ دمشق الکبیر (45 : 176، 177، 178)‘ میں یہ حدیث حضرت ابوہریرہ، حضرت عمر بن خطاب، حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھم سے بالترتیب روایت کی ہے۔

ابن عساکر نے یہ حدیث حسن بن حسن رضی اللہ عنہما سے بھی ’تاریخ دمشق الکبیر (15 : 60، 61)‘ میں روایت کی ہے۔

ابن اثیر نے ’اسد الغابہ (3 : 412)‘ میں عبداللہ بن یامیل سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ہیثمی نے ’موارد الظمآن (ص : 544، رقم : 2204)‘ میں ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

ابن حجر عسقلانی نے ’فتح الباری (7 : 74)‘ میں کہا ہے : ’’ترمذی اور نسائی نے یہ حدیث روایت کی ہے اور اس کی اسانید کثیر ہیں۔‘‘

البانی نے ’سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (4 : 331، رقم : 1750)‘ میں اس حدیث کوامام بخاری اور امام مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر : 2

عن عمران بن حصين ﷺ، قال، قال رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم : ما تريدون مِن علي؟ ما تريدون مِن علي؟ ما تريدون مِن علي؟ إنّ علياً مِني و أنا منه، و هو ولي کل مؤمن من بعدي.

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''تم لوگ علی کے متعلق کیا چاہتے ہو؟ تم لوگ علی کے متعلق کیا چاہتے ہو؟ تم لوگ علی کے متعلق کیا چاہتے ہو؟'' پھر فرمایا : ''بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مؤمن کا ولی ہے''۔

1. ترمذي، الجامع الصحيح، 6 : 78، ابواب المناقب، رقم : 3712

2. نسائي، خصائص امير المؤمنين علي بن ابي طالب ﷺ : 77، 92، رقم : 65، 86

3. نسائي، السنن الکبریٰ، 5 : 132، رقم : 8484

4۔ احمد بن حنبل کی 'المسند (4 : 437، 438)' میں بیان کردہ روایت کے آخری الفاظ یہ ہیں : و قد تغير وجهه، فقال : دعوا عليا، دعوا عليا، ان علی منی و انا منہ، وھو ولی کل مؤمن بعدی (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : علی (کی مخالفت کرنا) چھوڑ دو، علی (کی مخالفت کرنا) چھوڑ دو، بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے)۔

5۔ ابن کثیر نے امام احمد کی روایت 'البدایہ والنہایہ (5 : 458)' میں نقل کی ہے۔

6. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 620، رقم : 1060

7. ابن ابي شيبه، المصنف، 12 : 80، رقم : 12170

8۔ حاکم نے 'المستدرک (3 : 110، 111، رقم : 4579)' میں اس روایت کو مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے، جبکہ ذہبی نے اس پر خاموشی اختیار کی ہے۔

9۔ ابن حبان نے 'الصحیح (15 : 373، 374، رقم : 6929)' میں یہ حدیث قوی سند سے روایت کی ہے۔

10۔ ابو یعلی نے 'المسند (1 : 293، رقم : 355)' میں اسے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کے رجال صحیح ہیں، جبکہ ابن حبان نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

11۔ طیالسی کی ’المسند (ص : 111، رقم : 829)‘ میں بیان کردہ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ما لھم و لعلّی (اُنہیں علی کے بارے میں اِتنی تشویش کیوں ہے)؟

12. ابو نعيم، حلية الاولياء و طبقات الاصفياء، 6 : 294

13. محب طبري، الرياض النضره في مناقب العشره، 3 : 129

14. هيثمي، موارد الظمآن، 543، رقم : 2203

15. حسام الدين هندي، كنزالعمال، 13 : 142، رقم : 36444

نسائی کی بیان کردہ دونوں روایات کی اسناد صحیح ہیں۔

حدیث نمبر : 3

عن سعد بن أبي وقاص، قال : سمعتُ رسولَ اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم يقول : مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه، و سمعتُه يقول : أنت مني بمنزلة هارون من موسي، إلا أنه لا نبي بعدي، و سمعتُه يقول : لأعطينّ الرأية اليوم رجلا يحب اﷲ و رسوله.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا : ’’جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے۔‘‘ اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (حضرت علی رضی اللہ عنہ کو) یہ فرماتے ہوئے سنا : ’’تم میری جگہ پر اسی طرح ہو جیسے ہارون، موسیٰ کی جگہ پر تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘ اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (غزوہ خیبر کے موقع پر) یہ بھی فرماتے ہوئے سنا : ’’میں آج اس شخص کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔‘‘

1۔ ابن ماجہ نے یہ صحیح حدیث ’السنن (1 : 90، المقدمہ، رقم : 121)‘ میں روایت کی ہے۔

2۔ نسائی نے یہ حدیث ’خصائص امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (ص : 32، 33، رقم : 91)‘ میں ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔

3. ابن ابي عاصم، كتاب السنه : 608، رقم : 1386

4. مزي، تحفة الاشراف بمعرفة الأطراف، 3 : 302، رقم : 3901

حدیث نمبر : 4

4. عن البراء بن عازب، قال : أقبلنا مع رسول اﷲ صلي اللہ عليه وآله وسلم في حجته التي حج، فنزل في بعض الطريق، فأمر الصلاة جامعة، فأخذ بيد علي رضي الله عنه، فقال : ألستُ أولي بالمؤمنين من أنفسهم؟ قالوا : بلي، قال : ألستُ أولي بكل مؤمن من نفسه؟ قالوا : بلي، قال : فهذا ولي من أنا مولاه، اللهم! والِ من والاه، اللهم! عاد من عاداه.

براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اﷲ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج ادا کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راستے میں ایک جگہ قیام فرمایا اور نماز باجماعت (قائم کرنے) کا حکم دیا، اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا : ''کیا میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟'' اُنہوں نے جواب دیا : کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''کیا میں ہر مومن کی جان سے قریب تر نہیں ہوں؟'' انہوں نے جواب دیا : کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''پس یہ اس کا ولی ہے جس کا میں مولا ہوں۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ (اور) جو اس سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ۔''

1. ابن ماجه، السنن، 1 : 88، المقدمه، رقم : 116

2۔ ابن ابی عاصم نے 'کتاب السنہ (ص : 603، رقم : 1362)' میں مختصراً ذکر کی ہے۔

3. ابن كثير، البدايه والنهايه، 4 : 168

4. حسام الدين هندي، كنزالعمال، 11 : 602، رقم : 32904

5. ابن عساكر، تاريخ دمشق الكبير، 45 : 167، 168

یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث نمبر : 5

عن البراء بن عازب رضي الله عنه، قال : کنا مع رسول اﷲ صلي اللہ عليه وآله وسلم في سفر، فنزلنا بغدير خم فنودي فينا الصلاة جامعة و کسح لرسول اﷲ صلي اللہ عليه وآله وسلم تحت شجرتين فصلي الظهر و أخذ بيد علیّ، فقال : ألستم تعلمون أني أولي بالمؤمنين من أنفسهم؟ قالوا : بلي، قال : ألستم تعلمون أني أولي بکل مؤمن من نفسه؟ قالوا

: بلي، قال : فأخذ بيد عليّ، فقال : من كنتُ مولاه فعليّ مولاه، اللّٰهم! والِ من والاه و عادِ من عاداه. قال : فلقيه عمر رضی اللہ عنہ بعد ذٰلک، فقال له : هنيئاً يا ابن أبي طالب! أصبحتَ و أمسيتَ مولي كل مؤمنٍ و مُؤمنة.

براء بن عازب سے روایت ہے ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر پر تھے، (راستے میں) ہم نے غدیر خم میں قیام کیا۔ وہاں ندا دی گئی کہ نماز کھڑی ہو گئی ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دو درختوں کے نیچے صفائی کی گئی، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ ظہر ادا کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا : ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں مومنوں کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟'' انہوں نے کہا : کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن کی جان سے بھی قریب تر ہوں؟'' انہوں نے کہا : کیوں نہیں! راوی کہتا ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا : ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اے اللہ! اُسے تو دوست رکھ جو اِسے (علی کو) دوست رکھے اور اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔'' راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے کہا : ''اے ابن ابی طالب! مبارک ہو، آپ صبح و شام (یعنی ہمیشہ کے لئے) ہر مومن و مومنہ کے مولا بن گئے۔''

1۔ احمد بن حنبل نے 'المسند (4 : 281)' میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث دو مختلف اسناد سے بیان کی ہے۔

2. ابن ابي شيبه، المصنف، 12 : 78، رقم : 12167

3. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربي : 125

4. محب طبري، الرياض النضره في مناقب العشره، 3 : 126، 127

5۔ مناوی نے 'فیض القدیر (6 : 217)' میں لکھا ہے کہ جب حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول 'من کنت مولاہ فعلّی مولاہ' سنا تو (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) کہا : ''اے ابوطالب کے بیٹے! آپ صبح و شام (یعنی ہمیشہ کے لئے) ہر مؤمن اور مؤمنہ کے مولا قرار پائے۔''

6. حسام الدين هندي، كنز العمال، 13 : 133، 134، رقم : 36420

7. ابن عساكر، تاريخ دمشق الكبير، 45 : 167، 168

8۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب 'فضائل الصحابہ (2 : 610، رقم : 1042)' میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ والی حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : و عاد من عاداه و انصر من نصره، و احب من احبه قال شعبة: او قال : و ابغض من ابغضه ((اے اللہ!) جو (علی)

سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ جو (علی) کی مدد کرے اُس کی تو مدد فرما، جو اِس سے محبت کرے تو اس سے محبت کر۔ شعبہ کا کہنا ہے کہ اِس کی جگہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جو (علی) سے بغض رکھے تو (بھی) اُس سے بغض رکھ)۔

9. ابن اثیر، اسد الغابه، 4 : 103

10۔ ذہبی نے 'سیر اعلام النبلاء (2 : 623، 624)' میں کہا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے 'هنيئاً لک يا عليّ' (اے علی! آپ کو مبارک ہو)' کے الفاظ کہے۔

11. ابن کثير، البدايه والنهايه، 4 : 169

12. ابن کثير، البدايه والنهايه، 5 : 464

حدیث نمبر : 6

عن ابن بريدة عن أبيه، قال : قال رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم : مَن کنتُ وليه فعليّ وليه.

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''جس کا میں ولی ہوں، اُس کا علی ولی ہے۔''

1. احمد بن حنبل، المسند، 5 : 361

2. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 563، رقم : 947

3. ابن ابي عاصم، کتاب السنه : 601، 603، رقم : 1351، 1366

4. حاکم، المستدرک، 2 : 131، رقم : 2589

5. ابن ابي شيبه، المصنف، 12 : 57، رقم : 12114

6. طبراني، المعجم الکبير، 5 : 166، رقم : 4968

7. طبراني، المعجم الاوسط، 3 : 100، 101، رقم : 2204

8. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 108

9. ابن عساکر، تاريخ دمشق الکبير، 45 : 143

10۔ ابن عساکر نے یہ حدیث 'تاریخ دمشق الکبیر (45 : 142)' میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کی ہے۔

11. حسام الدين هندي، کنز العمال، 11 : 602، رقم : 32905

12۔ یہی حدیث ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ حسام الدین ہندی نے 'کنز العمال (15 : 168، 169، رقم : 36511)' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ اسے ابن راہویہ اور ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر : 7

عن زيد بن أرقم رضی الله عنه قال : لما رجع رسولُ اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم مِن حجة الوداع و نزل غدير خم، أمر بدوحات، فقمن، فقال : کأنّي قد دعيتُ فأجبتُ، إني قد ترکتُ فيکم الثقلين، أحدهما أکبر من الآخر : کتاب اﷲ تعالٰي، و عترتي، فانظروا کيف تخلفوني فيهما، فإنّهما لن يتفرقا حتي يردا علي الحوض. ثم قال : إن اﷲ عزوجل مولاي و أنا مولي کلِ مؤمن. ثم أخذ بيد عليّ، فقال : مَن کنتُ مولاه فهذا وليه، اللّٰهم! والِ من والاه و عادِ من عاداه.

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے تو غدیر خم پر قیام فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سائبان لگانے کا حکم دیا اور وہ لگا دیئے گئے پھر فرمایا : ''مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے، جسے میں قبول کر لوں گا۔ تحقیق میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں، جو ایک دوسرے سے بڑھ کر اہمیت کی حامل ہیں : ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری آل۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دونوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو اور وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی، یہاں تک کہ حوضِ (کوثر) پر میرے سامنے آئیں گی۔'' پھر فرمایا : ''بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مؤمن کا مولا ہوں۔'' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا : ''جس کا میں مولا ہوں، اُس کا یہ ولی ہے، اے اللہ! جو اِسے (علی کو) دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ۔''

1. حاکم، المستدرک، 3 : 109، رقم : 4576

2. نسائي، السنن الکبري، 5 : 45، 130، رقم : 8148، 8464

3۔ ابن ابی عاصم نے 'السنۃ (ص : 644، رقم : 1555)' میں اسے مختصراً ذکر کیا ہے۔

4. طبراني، المعجم الکبير، 5 : 166، رقم : 4969

5۔ نسائی نے 'خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب (ص : 84، 85، رقم : 76)' میں یہ حدیث صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

6۔ ابومحاسن نے 'المعتصر من المختصر من مشکل الآثار (2 : 301)' میں نقل کی ہے۔

حدیث نمبر : 8

عن ابن واثلة أنه سمع زيد بن أرقم، يقول : نزل رسولُ اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم بين مكة و المدينة عند شجرات خمس دوحات عظام، فكنس الناسُ ما تحت الشجرات، ثم راح رسولُ اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم عيشة، فصلي، ثم قام خطيباً فحمد اﷲ و أثني عليه و ذكر و وعظ، فقال ما شاء اﷲ أن يقول : ثم قال : أيها الناس! إني تاركٌ فيكم أمرين، لن تضلوا إن اتبعتموهما، و هما كتابَ اﷲ و أهلَ بيتي عترتي، ثم قال : أتعلمون إني أولي بالمؤمنين مِن أنفسهم؟ ثلاث مرّاتٍ، قالوا : نعم، فقال رسولُ اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم : مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه.

ابن واثلہ سے روایت کہ انہوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان پانچ بڑے گھنے درختوں کے قریب پڑاؤ کیا اور لوگوں نے درختوں کے نیچے صفائی کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ دیر آرام فرمایا۔ نماز ادا فرمائی، پھر خطاب فرمانے کیلئے کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی اور وعظ و نصیحت فرمائی، پھر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک تم ان کی پیروی کرو گے کبھی گمراہ نہیں ہوگے اور وہ (دو چیزیں) اللہ کی کتاب اور میرے اہلِ بیت / اولاد ہیں۔'' اس کے بعد فرمایا : ''کیا تمہیں علم نہیں کہ میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر ہوں؟'' ایسا تین مرتبہ فرمایا۔ سب نے کہا : ہاں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔''

1. حاکم، المستدرک، 3 : 109، 110، رقم : 4577

2. ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، 4 : 168

3. ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، 45 : 164

4. حسام الدین ہندي، کنز العمال، 1 : 381، رقم : 1657

حدیث نمبر : 9

عن زيد بن أرقم ﷺ، قال : خرجنا مع رسول اﷲ صلي اﷲ عليه وآله وسلم حتي انتهينا إلي غدير خم، فأمر بروحٍ فكسح في يوم ما أتي علينا يوم كان أشدّ حراً منه، فحمد اﷲ و أثني عليه، و قال : يا أيها الناس! أنّه لم يبعث نبيٌّ قط إلا ما عاش نصف ما عاش الذي كان قبله و إني أوشک أن أدعي فأجيب، و إني تارک فيکم ما لن تضلوا بعده کتاب اﷲ عزوجل. ثم قام و أخذ بيد علي ﷺ، فقال : يا أيها الناس! مَن أولي بکم من أنفسکم؟ قالوا : اﷲ و رسوله أعلم، ألستُ أولي بکم من أنفسکم؟ قالوا : بلي، قال : مَن کنتُ مولاه فعليّ مولاه.

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ غدیر خم پہنچ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سائبان لگانے کا حکم دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دن تھکاوٹ محسوس کر رہے تھے اور وہ دن بہت گرم تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا : ’’اے لوگو! اللہ تعالی نے جتنے نبی بھیجے ہر نبی نے اپنے سے پہلے نبی سے نصف زندگی پائی، اور مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے جسے میں قبول کر لوں گا۔ میں تمہارے اندر وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اُس کے ہوتے ہوئے تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے، وہ کتاب اللہ ہے۔‘‘ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام لیا اور فرمایا : ’’اے لوگو! کون ہے جو تمہاری جانوں سے زیادہ قریب ہے؟‘‘ سب نے کہا : اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ (پھر) فرمایا : ’’کیا میں تمہاری جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟‘‘ اُنہوں نے کہا : کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ’’جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

1. حاکم، المستدرک، 3 : 533، رقم : 6272

2. طبراني، المعجم الکبير، 5 : 171، 172، رقم : 4986

3. حسام الدين هندي، کنزالعمال، 11 : 602، رقم : 32904

یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے اور اِمام ذہبی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر : 10

عن سعد بن أبي وقاص ﷺ، قال : لقد سمعتُ رسولَ اﷲ صلي اﷲ عليه وآله وسلم يقول في عليّ ثلاث خصال، لأن يکون لي واحدة منهن أحبّ إليّ من حمر النعم. سمعتُه يقول : إنه بمنزلة هارون من موسي، إلا أنه لا نبي بعدي،

و سمعته يقول : لأ عطينّ الرأية غداً رجلاً يحبّ االله و رسوله، و يحبّه االله و رسوله و سمعتُه يقول : مَن کنتُ مولاه، فعليّ مولاه.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تین خصلتیں ایسی بتائی ہیں کہ اگر میں ان میں سے ایک کا بھی حامل ہوتا تو وہ مجھے سُرخ اُونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ایک موقع پر) ارشاد فرمایا : ''علی میری جگہ پر اسی طرح ہیں جیسے ہارون موسیٰ کی جگہ پر تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' اور فرمایا : ''میں آج اس شخص کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔'' (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (اس موقع پر) یہ فرماتے ہوئے بھی سنا : ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔''

1. نسائي، خصائص امير المؤمنين علي بن ابي طالب ﷺ : 33، 34، 88، رقم : 10، 80

2۔ شاشی نے 'المسند (1 : 165، 166، رقم : 106)' میں یہ روایت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے لی ہے۔

3۔ ابن عساکر نے 'تاریخ دمشق الکبیر (45 : 88)' میں عامر بن سعد اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے مروی احادیث بیان کی ہیں۔

4۔ حسام الدین ہندی نے 'کنز العمال (15 : 163، رقم : 36496)' میں عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے یہ روایت چند الفاظ کے اضافے کے ساتھ ذکر کی۔

اِس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

حدیث نمبر : 11

أخرج سفيان بن عيينة عن سعد بن أبي وقاص (في مناقب عليّ) ﷺ، إن له لمناقب أربع : لأن يكون لي واحدة منهن أحب إليّ مِن كذا و كذا، ذكر حمر النعم قولها : لأعطينّ الراية، و قولها : بمنزلة هارون من موسیٰ، و قولها : من كنتُ مولاه، و نسي سفيان الرابعة.

سفیان بن عیینہ (مناقبِ علی رضی اللہ عنہ کے ضمن میں) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی چار خوبیاں ایسی ہیں کہ اگر میں ان میں سے کسی ایک کا بھی حامل ہوتا تو اسے فلاں فلاں چیز حتی کہ سرخ اُونٹوں سے زیادہ محبوب رکھتا۔ وہ چار خوبیاں یہ تھیں : (پہلی خوبی اُنہیں غزوہ خیبر کے موقع پر) جھنڈے کا عطا ہونا ہے۔ (دوسری خوبی) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان کے متعلق یہ فرمانا کہ (تیرا اور میرا تعلق ایسے ہے) جیسے ہارون اور موسیٰ کا (تعلق ہے)۔ (تیسری خوبی) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان کے متعلق یہ فرمانا کہ جس کا میں مولا ہوں (اُس کا علی مولا ہے)۔ (راویء حدیث) سفیان بن عیینہ کو چوتھی خوبی بھول گئی۔

1. ابن ابي عاصم، كتاب السنه : 607، رقم : 1385

2. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 643، رقم : 1093

3. ضياء مقدسي، الاحاديث المختاره، 3 : 151، رقم : 948

4۔ ابن عساکر نے 'تاریخ دمشق الکبیر (45 : 89۔ 91)' میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں چاروں خوبیاں بالتفصیل لکھی ہیں۔

احمد بن حنبل کی بیان کردہ روایت کی اِسناد حسن ہیں۔

حدیث نمبر : 12

عن عبد الرحمن بن سابط (في مناقب عليّ)، قال : قال سعد : سمعتُ رسول اﷲ صلي اﷲ عليه وآله وسلم يقول في عليّ ثلاث خصال، لأن يكون لي واحدة منهنّ أحب إليّ مِن الدنيا و ما فيها، سمعتُ رسول اﷲ صلي اﷲ عليه وآله وسلم يقول : مَن كنتُ مولاه، و أنت منّي بمنزلة هارون مِن موسیٰ، و لأعطينّ الرأية.

عبدالرحمن بن سابط (مناقبِ علی کے ضمن میں) روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا : میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تین ایسی خصلتیں بیان فرماتے ہوئے سنا کہ اگر اُن میں سے ایک بھی مجھے عطا

ہو تو وہ مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''جس کا میں مولا ہوں (اُس کا علی مولا ہے)، اور علی میری جگہ ایسا ہے جیسے موسیٰ کی جگہ ہارون، اور میں اُسے علم عطا کروں گا (جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حبیب ہے اور اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے حبیب ہیں)۔''

1. ابن ابي عاصم، كتاب السنه : 608، رقم : 1386

2. ابن ابي شيبه، المصنف، 12 : 61، رقم : 12127

3. ضياء مقدسي، الاحاديث المختاره، 3 : 207، رقم : 1008

4. ابن عساكر، تاريخ دمشق الكبير، 45 : 88، 89

ضیاء مقدسی نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر : 13

عن رفاعة بن إياس الضبي، عن أبيه، عن جده، قال : كنّا مع عليّ ﷺ يوم الجمل، فبعث إلي طلحة بن عبيد اﷲ أن القني، فأتاه طلحة، فقال : نشدک اﷲ، هل سمعتَ رسولَ اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم يقول : مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه، اللّٰهم والِ من والاه و عادِ من عاداه؟ قال : نعم، قال : فَلِمَ تقاتلنی؟ قال : لم أذكرْ، قال : فانصرف طلحةُ.

رفاعہ بن ایاس ضبی اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما کی طرف ملاقات کا پیغام بھیجا۔ پس طلحہ اُن کے پاس آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا : ''میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جواُس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ؟'' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا : ہاں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا : ''تو پھر میرے ساتھ کیوں جنگ کرتے ہو؟'' طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا : مجھے یہ بات یاد نہیں تھی۔ راوی نے کہا : (اُس کے بعد) طلحہ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ گئے۔

1. حاكم، المستدرک، 3 : 371، رقم : 5594

2. بيهقي، الاعتقاد : 373

3. ابن عساکر، تاريخ دمشق الکبير، 27 : 76

4۔ ہیثمی نے ’مجمع الزوائد (9 : 107)‘ میں لکھا ہے کہ یہ حدیث بزار نے نذیر سے روایت کی ہے۔

5حسام الدين هندي، کنز العمال، 11 : 332، رقم : 31662

حدیث نمبر : 14

عن بريدة، قال : غزوتُ مع عليّ اليمن فرأيتُ منه جفوة، فلما قدمتُ علي رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم ذکرتُ عليا، فتنقصته، فرأيتُ وجه رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم يتغيّر، فقال : يا بريدة! ألستُ أولي بالمؤمنين مِن أنفسهم؟ قلتُ : بلي، يا رسولَ اﷲ! قال : مَن کنتُ مولاه فعليّ مولاه.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کے غزوہ میں شرکت کی جس میں مجھے آپ سے کچھ شکوہ ہوا۔ جب میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس (جنگ سے) واپس آیا تو میں نے اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر نامناسب انداز سے کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ’’اے بریدہ! کیا میں مومنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟‘‘ تو میں نے کہا : کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ’’جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

1. احمد بن حنبل، المسند، 5 : 347

2. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 584، 585، رقم : 989

3. نسائي، السنن الکبریٰ، 5 : 130، رقم : 8465

4. نسائي، خصائص امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضي الله عنه : 86، رقم : 78

5. حاکم، المستدرک، 3 : 110، رقم : 4578

6. ابن ابي شيبه، المصنف، 12 : 84، رقم : 12181

7. ابن ابي عاصم، الآحاد والمثاني، 4 : 325، 326

8. شاشي، المسند، 1 : 127

9. طبراني، المعجم الاوسط، 1 : 229، رقم : 348

10. مباركپوري، تحفة الاحوذي، 10 : 147

11. ابو نعيم، حلية الاولياء و طبقات الاصفياء، 4 : 23

12. ابن عساكر، تاريخ دمشق الكبير، 45 : 142، 146، 148

13. محب طبري، الرياض النضره في مناقب العشره، 3 : 128

14۔ ابن کثیر نے ’البدایہ والنہایہ (4 : 168؛ 5 : 457)‘ میں کہا ہے کہ نسائی کی بیان کردہ روایت کی اسناد جید قوی ہیں اور اس کے تمام رجال ثقہ ہیں۔

15. حسام الدين هندي، کنز العمال، 13 : 134، رقم : 36422

حدیث نمبر : 15

عن ميمون أبي عبد اﷲ، قال : قال زيد بن أرقم رضی الله عنه و أنا أسمع : نزلنا مع رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم بواد يقال له وادي خم، فأمر بالصلاة، فصلاها بهجير، قال : فخطبنا و ظلل لرسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم بثوب علي شجرة سمرة من الشمس، فقال : ألستم تعلمون أو لستم تشهدون أني أولٰي بکل مؤمن من نفسه؟ قالوا : بلي، قال : فمن کنتُ مولاه فإن عليا مولاه، اللّٰهم! عادِ من عاداه و والِ من والاه.

حضرت میمون ابو عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا : ہم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک وادی۔ ۔ ۔ جسے وادیء خم کہا جاتا تھا۔ ۔ ۔ میں اُترے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کا حکم دیا اور سخت گرمی میں جماعت کروائی۔ پھر ہمیں خطبہ دیا درآنحالیکہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سورج کی گرمی سے بچانے کے لئے درخت پر کپڑا لٹکا کر سایہ کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ’’کیا تم نہیں جانتے یا (اس بات کی) گواہی نہیں دیتے کہ میں ہر مؤمن کی جان سے قریب تر ہوں؟‘‘ لوگوں نے کہا : کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ’’پس جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے، اے اللہ ! تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے اور اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے۔

1. احمد بن حنبل، المسند، 4 : 372

2. بيهقي، السنن الکبریٰ، 5 : 131

3۔ طبرانی نے یہ حدیث ’المعجم الکبیر (5 : 195، رقم : 5068)‘ میں ایک اور سند سے روایت کی ہے۔

4. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 104

5. حسام الدين هندي، كنز العمال، 13 : 157، رقم : 36485

6. ابن عساكر، تاريخ دمشق الكبير، 45 : 166

7۔ ابن کثیر نے ’البدایہ و النہایہ، (4 : 172)‘ میں اِس روایت کی سند کو جید اور رِجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر : 16

عن عطية العوفي، قال : سألت زيد بن أرقم، فقلتُ له : أنّ ختناً لي حدثني عنک بحديث في شأن علي رضي الله عنه يوم غدير خم، فأنا أحب أن أسمعه منک، فقال : إنکم معشر أهل العراق فيکم ما فيکم، فقلت له : ليس عليک مني بأس، فقال : نعم، کنا بالجحفة، فخرج رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم إلينا ظهراً و هو أخذ بعضدِ علي رضي الله عنه فقال : يا أيها الناس! ألستم تعلمون أني أولي بالمؤمنين من أنفسم؟ قالوا : بلَي، قال : فمن کنتُ مولاه فعلي مولاه، قال : فقلتُ له : هل قال : اللهم! وال من والاه و عاد من عاداه؟ فقال : إنما أخبرک کما سمعتُ.

عطیہ عوفی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم سے پوچھا : میرا ایک داماد ہے جو غدیر خم کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں آپ کی روایت سے حدیث بیان کرتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اسے آپ سے (براہِ راست) سنوں۔ زید بن ارقم نے کہا : آپ اہلِ عراق ہیں تمہاری عادتیں تمہیں سلامت رہیں۔ پس میں نے کہا کہ میری طرف سے تمہیں کوئی اذیت نہیں پہنچے گی۔ (اس پر) انہوں نے کہا : ہم جحفہ کے مقام پر تھے کہ ظہر کے وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بازو تھامے ہوئے باہر تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ’’اے لوگو! کیا تمہیں علم نہیں کہ میں مؤمنین کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟‘‘ تو انہوں نے کہا : کیوں نہیں! تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ’’جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔‘‘ عطیہ نے کہا : میں نے مزید پوچھا : کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا : ’’اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے اسے تو دوست رکھ اور جو اِس (علی) سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ؟‘‘ زید بن ارقم نے کہا : میں نے جو کچھ سنا تھا وہ تمہیں بیان کر دیا ہے۔

1. احمد بن حنبل، المسند، 4 : 368

2. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 586، رقم : 992

3. نسائی نے یہ حدیث حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے 'خصائص امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (ص : 97، رقم : 92)' میں الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ روایت کی ہے۔ اس کے بارے میں ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (9 : 107)' میں کہا ہے کہ اسے بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

4. طبراني، المعجم الكبير، 5 : 195، رقم : 5070

5. ابن عساکر، تاريخ دمشق الكبير، 45 : 165

6. حسام الدين هندي، كنز العمال، 13 : 105، رقم : 36343

7. میمون ابو عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے یہ حدیث مبارکہ بیان کی۔ حسام الدین ہندی نے یہ حدیث 'کنزالعمال (13 : 104، 105، رقم : 36342)' میں بیان کی ہے۔

حدیث نمبر : 17

عن جابر بن عبد اﷲ رضي اﷲ عنهما قال : كنا بالجحفة بغدير خم إذ خرج علينا رسول اﷲﷺ، فأخذ بيد علي عليه السلام فقال : من كنت مولاه فعليّ مولاه.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حجفہ میں غدیر خم کے مقام پر تھے، جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا : ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔''

1. ابن ابي شيبه، المصنف، 12 : 59، رقم : 12121

2. ابن عساکر، تاريخ دمشق الكبير، 45 : 169، 170، 172

3. ذہبی نے 'سیر اعلام النبلاء (7 : 570، 571)' میں اسے عبداللہ بن محمد بن عاقل سے روایت کرتے ہوئے متن حدیث کو متواتر قرار دیا ہے۔ روایت میں ہے کہ علی بن حسین، محمد بن حنیفہ، ابوجعفر اور عبداللہ بن محمد بن عاقل رضی اللہ عنھم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر پر تھے۔

4. ابن کثیر نے 'البدایہ والنہایہ (4 : 173)' میں لکھا ہے کہ ہمارے شیخ ذہبی نے اِس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

5. حسام الدين هندي، كنزالعمال، 13 : 137، رقم : 32433

حدیث نمبر : 18

عن علي ﷺ، أن النبيا قام بحفرة الشجرة بخم، و هو آخذ بيد علي ﷺ فقال : أيها الناس! ألستم تشهدون أن االله ربكم؟ قالوا : بلى، قال : ألستم تشهدون أن االله و رسوله أولي بكم من أنفسكم. قالوا : بلي، و أن االله و رسوله مولاكم؟ قالوا : بلي، قال : فمن كنتُ مولاه فإن هذا مولاه.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقامِ خم پر ایک درخت کے نیچے کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کاہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ''اے لوگو! کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تمہارا رب ہے؟'' انہوں نے کہا : کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ''کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ اور اس کا رسول تمہاری جانوں سے بھی قریب تر ہیں؟'' انہوں نے کہا : کیوں نہیں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ (علی) مولا ہے۔''

1. ابن ابي عاصم، كتاب السنه : 603، رقم : 1360

2. ابن عساكر، تاريخ دمشق الكبير، 45 : 161، 162

3۔ حسام الدین ہندی نے یہ حدیث 'کنزالعمال (13 : 140، رقم : 36441)' میں نقل کی ہے اور کہا ہے کہ اسے ابن راہویہ، ابن جریر، ابن ابی عاصم اور محاملی نے 'امالی' میں روایت کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر : 19

عن حذيفة بن أسيد الغفاري . . . فقال : يا أيها الناس إني قد نبأني اللطيف الخبير أنه لن يعمر نبي إلا نصف عمر الذي يليه من قبله، و إني لأظن أني يوشک أن أدعي فأجيب، و إني مسؤول، و إنكم مسؤولون، فماذا أنتم قائلون؟ قالوا : نشهد أنک قد بلغتَ و جهدتَ و نصحتَ، فجزاک االله خيراً، فقال : أليس تشهدون أن لا إله إلا االله، و أن مُحَمَّداً عبده و رسوله، و أن جنته حقٌّ و ناره حقٌّ، و أن الموت حقٌّ، و أن البعث بعد الموت حقٌّ، و أن الساعة آتية لا ريب فيها و أن االله يبعث من في القبور؟ قالوا : بلي، نشهد بذالک، قال : اللهم! اشهد، ثم قال : يا أيها الناس! إن االله مولاي و أنا مولي المؤمنين و أنا أولي بهم من أنفسهم، فمن كنتُ مولاه فهذا مولاه يعني علياً ﷺ . . . اللهم! وال من والاه، و عاد من عاداه. ثم قال : يا أيها الناس إني فرطكم و إنكم واردون علي الحوض، حوضٌ أعرض ما بين بصري و صنعاء، فيه عدد النجوم قد حانٌ من فضة، و إني سائلكم حين تردون عليّ عن الثقلين، فانظروا كيف تخلفوني فيهما، الثقل الأكبر كتاب االله عزوجل سببٌ طرفه بيد االله و طرفه بأيديكم

فاستمسكوا به لا تضلوا و لا تبدلوا، و عترتي أهل بيتي، فإنه قد نبأني اللطيف الخبير أنما لن ينقضيا حتي يردا عليّ الحوض.

حضرت حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے لوگو! مجھے لطیف و خبیر ذات نے خبر دی ہے کہ اللہ نے ہر نبی کو اپنے سے پہلے نبی کی نصف عمر عطا فرمائی اور مجھے گمان ہے مجھے (عنقریب) بلاوا آئے گا اور میں اُسے قبول کر لوں گا، اور مجھ سے (میری ذمہ داریوں کے متعلق) پوچھا جائے گا اور تم سے بھی (میرے متعلق) پوچھا جائے گا، (اس بابت) تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا : ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے ہمیں انتہائی جدوجہد کے ساتھ دین پہنچایا اور بھلائی کی باتیں ارشاد فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، جنت و دوزخ حق ہیں اور موت اور موت کے بعد کی زندگی حق ہے، اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں، اور اللہ تعالیٰ اہلِ قبور کو دوبارہ اٹھائے گا؟ سب نے جواب دیا : کیوں نہیں! ہم ان سب کی گواہی دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے اللہ! تو گواہ بن جا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! بیشک اللہ میرا مولیٰ ہے اور میں تمام مؤمنین کا مولا ہوں اور میں ان کی جانوں سے قریب تر ہوں۔ جس کا میں مولا ہوں یہ اُس کا یہ (علی) مولا ہے۔ اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔ ''اے لوگو! میں تم سے پہلے جانے والا ہوں اور تم مجھے حوض پر ملو گے، یہ حوض بصرہ اور صنعاء کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ چوڑا ہے۔ اس میں ستاروں کے برابر چاندی کے پیالے ہیں، جب تم میرے پاس آؤ گے میں تم سے دو انتہائی اہم چیزوں کے متعلق پوچھوں گا، دیکھنے کی بات یہ ہے کہ تم میرے پیچھے ان دونوں سے کیا سلوک کرتے ہو! پہلی اہم چیز اللہ کی کتاب ہے، جو ایک حیثیت سے اللہ سے تعلق رکھتی ہے اور دوسری حیثیت سے بندوں سے تعلق رکھتی ہے۔ تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو گمراہ ہو گے نہ (حق سے) منحرف، اور (دوسری اہم چیز) میری عترت یعنی اہلِ بیت ہیں (ان کا دامن تھام لینا)۔ مجھے لطیف و خبیر ذات نے خبر دی ہے کہ بیشک یہ دونوں حق سے نہیں ہٹیں گی یہاں تک کہ مجھے حوض پر ملیں گی۔''

1. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 180، 181، رقم : 3052

2. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 67، رقم : 2683

3. طبراني، المعجم الكبير، 5 : 166، 167، رقم : 4971

4. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 164، 165

5. حسام الدين هندي، كنزالعمال، 1 : 188، 189، رقم : 957، 958

6. ابن عساکر، تاريخ دمشق الکبير، 45 : 166، 167

7۔ ابن عساکر نے 'تاریخ دمشق الکبیر (45 : 169)' میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت لی ہے۔

8. ابن کثير، البدايه والنهايه، 5 : 463

حدیث نمبر : 20

عن جرير قال : شهدنا الموسم في حجة مع رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم، و هي حجة الوداع، فبلغنا مكاناً يقال له غدير خم، فنادي : الصلاة جامعة، فاجتمعنا المهاجرون والأنصار، فقام رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم وسطنا، فقال : أيها الناس! بم تشهدون؟ قالوا : نشهد أن لا إله إلا االله؟ قال : ثم مه؟ قالوا : و أن مُحَمَّداً عبده و رسوله، قال : فمَن وليكم؟ قالوا : االله و رسوله مولانا، قال : من وليكم؟ ثم ضرب بيده إلي عضد علي ﷺ، فأقامه فنزع عضده فأخذ بذراعيه، فقال : من يكن االله و رسوله مولياه فإن هذا مولاه، اللهم! والِ من والاه، و عادِ من عاداه، اللهم! من أحبه من الناس فكن له حبيباً، ومن أبغضه فكن له مُبغضا.

حضرت جریر سے روایت ہے کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے، ہم ایک ایسی جگہ پہنچے جسے غدیر خم کہتے ہیں۔ نماز باجماعت ہونے کی ندا آئی تو سارے مہاجرین و انصار جمع ہو گئے۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطاب فرمایا : اے لوگو! تم کس چیز کی گواہی دیتے ہو؟ انہوں نے کہا : ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : پھر کس کی؟ انہوں نے کہا : بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تمہارا ولی کون ہے؟ انہوں نے کہا : اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پھر فرمایا : تمہارا ولی اور کون ہے؟ تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا اور (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے) دونوں بازو تھام کر فرمایا : ''اللہ اور اس کا رسول جس کے مولا ہیں اُس کا یہ (علی) مولا ہے، اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ (اور) جو اِس (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، اے اللہ! جو اِسے محبوب رکھے تو اُسے محبوب رکھ اور جو اِس سے بغض رکھے تو اُس سے بغض رکھ۔''

1. طبراني، المعجم الکبير، 2 : 357، رقم : 2505

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 106

3. حسام الدين هندي، کنزالعمال، 13 : 138، 139، رقم : 36437

4. ابن عساکر، تاريخ دمشق الکبير، 45 : 179

حديث نمبر : 21

عن عمرو ذي مر و زيد بن أرقم قالا : خطب رسولُ اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم يوم غدير خم، فقال : من کنتُ مولاه فعليّ مولاه، اللهم! والِ من والاه و عادِ من عاداه، و انصرْ من نصره و أعِنْ من أعانه.

عمرو ذی مر اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے مقام پر خطاب فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، اور جو اِس کی نصرت کرے اُس کی تو نصرت فرما، اور جو اِس کی اِعانت کرے تو اُس کی اِعانت فرما۔

1. طبرانی، المعجم الکبير، 5 : 192، رقم : 5059

2۔ نسائی نے ’خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (ص : 100، 101، رقم : 96)‘ میں عمرو ذی مر سے روایت لی ہے۔

3. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 104، 106

4. ابن کثير، البدايه والنهايه، 4 : 170

5. حسام الدين هندي، کنزالعمال، 11 : 609، رقم : 32946

حديث نمبر : 22

آیتِ کریمہ (اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ)

(القرآن، المائدہ، 5 : 3)

۔ ۔ ۔ (آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا) ۔ ۔ ۔ کے شانِ نزول میں محدثین و مفسرین نے یہ حدیثِ مبارکہ بیان کی ہے :

عن أبي هريرة ﷺ، قال : مَن صام يوم ثمان عشرة مِن ذي الحجة كتب له صيام ستين شهراً، و هو يوم غدير خم لما أخذ النبيا بيد عليّ بن أبى طالب ﷺ، فقال : ألست ولي المؤمنين؟ قالوا : بلي، يا رسول اﷲ! قال : مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه، فقال عمر بن الخطاب : بخ بخ لک يا ابن أبي طالب! أصبحتَ مولاي و مولي كل مسلم، فأنزل اﷲ (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے اٹھارہ ذی الحج کو روزہ رکھا اس کے لیئے ساٹھ (60) مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھا جائے گا، اور یہ غدیر خم کا دن تھا جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا : کیا میں مؤمنین کا والی نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا : کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا : مبارک ہو! اے ابنِ ابی طالب! آپ میرے اور ہر مسلمان کے مولا ٹھہرے۔ (اس موقع پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی : ’’ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔‘‘

1. خطيب بغدادي، تاريخ بغداد، 8 : 290

2. طبراني، المعجم الأوسط، 3 : 324

3. واحدي، اسباب النزول : 108

4. رازي، التفسير الكبير، 11 : 139

5. ابن عساكر، تاريخ دمشق الكبير، 45 : 176، 177

6۔ ابن عساکر نے ’تاریخ دمشق الکبیر (45 : 179)‘ میں یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی لی ہے۔

7. ابن كثير، البدايه والنهايه، 5 : 464

8۔ سیوطی نے ’الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (2 : 259)‘ میں آیت مذکورہ کی شان نزول کے حوالے سے لکھا ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے روز ’من كنت مولاه فعليّ مولاه‘ کے الفاظ فرمائے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

حدیث نمبر : 23

امام فخر الدین رازی (یَا أَیُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنْزِلَ إِلَیْکَ مِن رَّبِّکَ،)

(القرآن، المائدہ، 5 : 67)

۔ ۔ ۔ (اے (برگزیدہ) رسول! جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے (وہ سارا لوگوں کو) پہنچا دیجئے)

۔ ۔ ۔ کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

نزلت الآية في فضل عليّ بن أبي طالب عليه السلام، و لما نزلت هذه الآيةُ أخذ بيده و قال : مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه، اللهم والِ من والاه و عادِ من عاداه. فلقيه عمر ﷺ، فقال : هنيئاً لک يا ابن أبي طالب، أصبحتَ مولاي و مولي كلِ مؤمنٍ و مؤمنة. و هو قول ابن عباس و البراء بن عازب و مُحَمَّد بن علي.

یہ آیتِ مبارکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں نازل ہوئی ہے، جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا : جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے، اور اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔ اُس کے (فوراً) بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور فرمایا : اے ابن ابی طالب! آپ کو مبارک ہو، اب آپ میرے اور ہر مؤمن اور مؤمنہ کے مولا قرار پائے ہیں۔

اِسے عبداللہ بن عباس، براء بن عازب اور محمد بن علی رضی اللہ عنھم نے روایت کیا ہے۔

1. رازي، التفسير الكبير، 12 : 49، 50

2. ابن ابی حاتم رازی نے 'تفسیر القرآن العظیم (4 : 1172، رقم : 6609)' میں عطیہ عوفی سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی کہ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر67 حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔

علاوہ ازیں درج ذیل نے بھی یہ روایت نقل کی ہے :

3. واحدي، اسباب النزول : 115

4. سيوطي، الدرالمنثور في التفسير بالماثور، 2 : 298

5. آلوسي، روح المعاني، 6 : 193

6. شوكاني، فتح القدير، 2 : 60

حدیث نمبر : 24

آیتِ کریمہ (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَ رَسُوْلُه وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ رَاكِعُوْنَ)

(القرآن، المائدہ، 5 : 55)

۔ ۔ ۔ (بے شک تمہارا (مدد گار) دوست اللہ اور اس کا رسول ہی ہے اور (ساتھ) وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ (اللہ کے حضور عاجزی سے) جھکنے والے ہیں) ۔ ۔ ۔ کے شانِ نزول میں بیشتر محدثین نے یہ حدیثِ مبارکہ بیان کی ہے :

عن عمار بن ياسر رضي الله عنه، يقول : وقف علي عليّ بن أبي طالب رضي الله عنه سائل و هو راکع في تطوّع فنزع خاتمه فأعطاه السائل، فأتي رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم فأعلمه ذلک، فنزلتْ علي النبي صلي الله عليه وآله وسلم هذا الآية : (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَ رَسُوْلُه وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ رَاكِعُوْنَ) فقرأها رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم ثم قال : من کنتُ مولاه فعليّ مولاه، اللهم! والِ من والاه و عادِ من عاداه.

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سائل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کھڑا ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نماز میں حالتِ رکوع میں تھے۔ اس نے آپ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کھینچی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انگوٹھی سائل کو عطا فرما دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی خبر دی۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی : (بے شک تمہارا (مدد گار) دوست اللہ اور اس کا رسول ہی ہے اور (ساتھ) وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ (اللہ کے حضور عاجزی سے) جھکنے والے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا اور فرمایا : ’’جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اسے دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ۔‘‘

1. طبراني، المعجم الاوسط، 7 : 129، 130، رقم : 6228

2. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 119

3. احمد بن حنبل، المسند، 4 : 372

4. حاکم، المستدرک، 3 : 119، 371، رقم حدیث : 4576، 5594

5. طبراني، المعجم الکبير، 4 : 174، رقم : 4053

6. طبراني، المعجم الکبير، 5 : 195، 203، 204، رقم : 5068، 5069، 5092، 5097

7. طبراني، المعجم الصغير، 1 : 65

8. هيثمي، مجمع الزوائد، 7 : 17

9. هيثمي، موارد الظمآن : 544، رقم : 2205

10. خطيب بغدادي، تاريخ بغداد، 7 : 377

11۔ خطیب بغدادی نے یہ حدیثِ مبارکہ 'تاریخِ بغداد (12 : 343)' میں مَن کنتُ مولاه فعليّ مولاه کے الفاظ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی نقل کی ہے۔

12. ابن اثير، اسد الغابه، 2 : 362

13. ابن اثير، اسد الغابه، 3 : 487

14. ضياء مقدسي، الاحاديث المختاره، 2 : 106، 174، رقم : 480، 553

15. حسام الدين هندي، کنزالعمال، 11 : 332، 333، رقم : 31662

16. حسام الدين هندي، کنزالعمال، 13 : 104، 169، رقم : 36340،

17۔ حسام الدین ہندی نے 'کنز العمال(11 : 609، رقم : 32950)' میں لکھا ہے : طبرانی نے اس حدیث کو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور بارہ (12) صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے روایت کیا ہے۔ اور امام احمد بن حنبل نے اسے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور کثیر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے روایت کیا ہے۔ حاکم نے 'المستدرک' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے۔ امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور تیس (30) صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ ابونعیم نے کتاب 'فضائل الصحابہ' میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے اور خطیب بغدادی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

حدیث نمبر : 25

عن عمار بن ياسر رضي الله عنه، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : أوصي من آمن بي و صدقني بولاية عليّ بن أبي طالب، مَن تولاه فقد تولاني و مَن تولاني فقد تولي اﷲ عزوجل و مَن أحبه فقد أحبني، و من أحبني فقد أحب اﷲ عزوجل و من أبغضه فقد أبغضني و من أبغضني فقد أبغض اﷲ عزوجل.

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ’’جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اُسے میں ولایتِ علی کی وصیت کرتا ہوں، جس نے اسے ولی جانا اُس نے مجھے ولی جانا اور جس نے مجھے ولی جانا اُس نے اللہ کو ولی جانا، اور جس نے علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی، اور جس نے علی سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اُس نے اللہ سے بغض رکھا۔‘‘

1. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 108، 109

2. ابن عساکر، تاريخ دمشق الکبير، 45 : 181، 182

3. حسام الدين هندي، کنز العمال، 11 : 611، رقم : 32958

ہیثمی نے اس حدیث کو طبرانی سے روایت کیا ہے اور اس کے رواۃ کو ثقہ قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر : 26

عن علي عليه السلام أن النبي صلي الله عليه وآله وسلم قال يوم غدير خم : مَن کنتُ مولاه فعليّ مولاه.

(خود) حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے دن فرمایا : ’’جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

1۔ احمد بن حنبل نے ’المسند (1 : 152)‘ میں یہ روایت صحیح اسناد کے ساتھ نقل کی ہے۔

2. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 705، رقم : 1206

3. ابن ابي عاصم، کتاب السنه : 604، رقم : 1369

4. طبراني، المعجم الاوسط، 7 : 448، رقم : 6878

5۔ ہیثمی نے اسے ’مجمع الزوائد (9 : 107)‘ میں نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

6. ابن عساکر، تاريخ دمشق الکبير، 45 : 161، 162، 163

7. ابن کثير، البدايه و النهايه، 4 : 171

8. حسام الدين هندي، کنز العمال، 13 : 77، 168، رقم : 32950، 36511

حدیث نمبر : 27

عن عبد اﷲ بن بريدة الأسلمي، قال : قال النبيا : مَن کنتُ وليه فإنّ علياً وليه. و في رواية عنه : مَن کنتُ وليّه فعليّ وليّه.

عبد اللہ بن بریدہ اسلمی بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ’’جس کا میں ولی ہوں تحقیق اُس کا علی ولی ہے۔‘‘ اُنہی سے ایک اور روایت میں ہے (کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :) ’’جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے۔‘‘

1. حاکم، المستدرک، 2 : 129، رقم : 2589

2. احمد بن حنبل، المسند، 5 : 350، 358، 361

3. نسائي، خصائص امير المؤمنين علي بن ابي طالب ﷺ : 85، 86، رقم : 77

4. عبدالرزاق، المصنف، 11 : 225، رقم : 20388

5. ابن ابي شيبه، المصنف، 12 : 84، رقم : 12181

6۔ ابو نعیم نے 'حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء (4 : 23)' میں اسے مختصراً 'مَن کنتُ مولاه فعليّ مولاه' کے الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔

7. ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، 45 : 76

8۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (9 : 108)' میں اسے نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ بزار کی بیان کردہ روایت کے رجال صحیح ہیں۔

9۔حسام الدین ہندی نے 'کنزالعمال (11 : 602، رقم : 32905)' میں مختصراً 'مَن کنتُ مولاه فعليّ مولاه' کے الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔

10. مناوی، فیض القدیر، 6 : 218

امام حاکم نے اس روایت کو شرطِ شیخین کے مطابق صحیح قرار دیا ہے، اور اس حدیث کو ابو عوانہ سے ایک دوسرے طریق سے سعد بن عبیدہ سے بھی بیان کیا ہے۔ انُہوں نے 'المستدرک' میں بریدہ اسلمی سے ایک اور جگہ (3 : 110، رقم : 4578) بھی اِسی حدیث کو مختصراً بیان کیا ہے۔

حدیث نمبر : 28

متذکرہ بالا حدیث کو دوسرے مقام پر ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے الفاظ کے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ یوں بیان کرتے ہیں کہ حضورنبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

ما بال أقوام ينتقصون عليًّا، من ينتقص عليّاً فقد تنقصني، ومن فارق علياً فقد فارقني، إن عليّاً مني، وأنا منه، خُلق من طينتي و خُلقت من طينة إبراهيم، وأنا أفضل من إبراهيم، ذرية بعضها من بعض واﷲ سميع عليم، . . . و إنه وليکم من بعدي، فقلت : يا رسول اﷲ! بالصحبة ألا بسطت يدک حتي أبايعک علي الإسلام جديداً؟ قال : فما فارقته حتي بايعته علي الإسلام.

ان لوگوں کا کیا ہو گا جو علی کی شان میں گستاخی کرتے ہیں! (جان لو) جو علی کی گستاخی کرتا ہے وہ میری گستاخی کرتا ہے اور جو علی سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوگیا۔ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، اُس کی تخلیق میری مٹی سے ہوئی ہے اور میری تخلیق ابراہیم کی مٹی سے، اور میں ابراہیم سے افضل ہوں۔ ہم میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں، اللہ تعالی یہ ساری باتیں سننے اور جاننے والا ہے۔ ۔ ۔ وہ میرے بعد تم سب کا ولی ہے۔ (بریدہ بیان کرتے ہیں کہ) میں نے کہا : یا رسول اللہ! کچھ وقت عنایت

فرمائیں اور اپنا ہاتھ بڑھائیں، میں تجدیدِ اسلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں، (اور) میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے اسلام پر (دوبارہ) بیعت کر لی۔

1. طبراني، المعجم الاوسط، 7 : 49، 50، رقم : 6081

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 128

حدیث نمبر : 29

عن عَمرو بن ميمون، قال ابن عباس رضي الله عنهما : قال (رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم) : من كنتُ مولاه فإنّ مولاه عليّ.

عَمرو بن میمون حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ’’جس کا میں مولا ہوں بے شک اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

1. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 331

2. ابن ابی عاصم کی ’کتاب السنہ (ص : 600، 601، رقم : 1351)‘ میں اس روایت کے الفاظ ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : مَن کنتُ ولیّہ فعلی ولیہ (جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے)۔

3. نسائي، خصائص امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضي الله عنه : 44، 46، رقم : 23

4. حاکم، المستدرک، 3 : 132 - 134، رقم : 4652

5. طبراني، المعجم الکبير، 12 : 77، 78، رقم : 12593

6. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 119، 120

7. محب طبري، الرياض النضره في مناقب العشره، 3 : 174، 175

6. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربي : 156 - 158

نسائی کی بیان کردہ حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

ہیثمی نے کہا ہے کہ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور ابو بلج فرازی کے سوا احمد کے تمام رجال صحیح ہیں، جبکہ وہ ثقہ ہے۔

حاکم کی بیان کردہ حدیث کو ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

حدیث نمبر : 30

(قال رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم :) ألا! إن اﷲ وليي و أنا ولي کل مؤمن، من کنتُ مولاه فعليّ مولاه.

(حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :) آگاہ رہو! بے شک اللہ میرا ولی ہے اور میں ہر مؤمن کا ولی ہوں، پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔

1۔ حسام الدین ہندی نے اسے 'کنزالعمال (11 : 608، رقم : 32945)' میں روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ حدیث ابونعیم نے 'فضائل الصحابہ' میں زید بن ارقم اور براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

2. ابن حجر عسقلاني، الاصابه في تمييز الصحابه، 4 : 328

حدیث نمبر : 31

عن أبي يزيد الأودي عن أبيه، قال : دخل أبوهريرة المسجد فاجتمع إليه الناس، فقام إليه شاب، فقال : أنشدک باﷲ، أسمعت رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم يقول : مَن کنتُ مولاه فعلي مولاه، اللهم! والِ من والاه. فقال : أشهد أن سمعتَ رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم يقول : مَن کنتُ مولاه فعليّ مولاه، اللهم! وال من والاه، و عاد من عاداه.

ابو یزید اودی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک دفعہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے اردگرد جمع ہو گئے۔ اُن میں سے ایک جوان نے کھڑے ہو کر کہا : میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ؟ اِس پر انہوں نے کہا : میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے : ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ۔

1. ابو يعلي، المسند، 11 : 307، رقم : 6423

2. ابن ابي شيبه، المصنف، 12 : 68، رقم : 12141

3. ابن عساکر، تاريخ دمشق الکبير، 45 : 175

4. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 105، 106

5. ابن کثير، البدايه و النهايه، 4 : 174

حدیث نمبر : 32

عن أبي إسحاق، قال : سمعت سعيد بن وهب، قال : نَشَدَ عليّ رضی الله عنه الناس فقام خمسة أو ستة من أصحاب النبي صلي الله عليه وآله وسلم فشهدوا أنّ رسولَ االله صلي الله عليه وآله وسلم قال : مَن کنتُ مولاه فعليّ مولاه.

ابو اسحاق سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن وہب کو یہ کہتے ہوئے سنا : حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے قسم لی جس پر پانچ (5) یا چھ (6) صحابہ نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا : ’’جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

1. احمد بن حنبل، المسند، 5 : 366

2. نسائي، خصائص امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضی الله عنه : 90، رقم : 83

3. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 598، 599، رقم : 1021

4. ضياء مقدسي، الاحاديث المختاره، 2 : 105، رقم : 479

5. بيهقي، السنن الکبري، 5 : 131

6. ابن عساکر، تاريخ دمشق الکبير، 45 : 160

7. محب طبري، الرياض النضره في مناقب العشره، 3 : 127

8. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 104

9۔ ابن کثیر نے ’البدایہ والنہایہ (4 : 170)‘ میں لکھا ہے کہ اس حدیث کی اسناد جید ہیں۔

10. ابن کثير، البدايه والنهايه، 5 : 462

امام نسائی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

ضیاء مقدسی نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

امام ہیثمی نے احمد بن حنبل کے رجال کو صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر : 33

عن عميرة بن سعد رضي الله عنه، أنه سمع علياً رضي الله عنه و هو ينشد في الرحبة : مَن سمع رسولَ الله صلي الله عليه وآله وسلم يقول : مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه؟ فقام ستة نفر فشهدوا.

عمیرہ بن سعد سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے میدان میں قسم دیتے ہوئے سنا کہ کِس نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے : جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے؟ تو (اِس پر) چھ(6) افراد نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔

1. نسائي، خصائص امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضي الله عنه : 89، 91، رقم : 82، 85

2. طبراني، المعجم الاوسط، 3 : 134، رقم : 2275

3۔ طبرانی کی 'المعجم الصغیر (1 : 64، 65)' میں بیان کردہ روایت میں ہے کہ گواہی دینے والے افراد بارہ (12) تھے، جن میں حضرت ابوہریرہ، ابو سعید اور انس بن مالک رضی اللہ عنھم بھی شامل تھے۔

ہیثمی نے یہ روایت 'مجمع الزوائد (9 : 108)' میں نقل کی ہے۔

4. بيهقي، السنن الکبري، 5 : 132

5۔ ابن عساکر نے 'تاریخ دمشق الکبیر (45 : 159)' میں جو روایت عمیرہ بن سعد لی ہے اس میں ہے کہ گواہی دینے والے افراد اٹھارہ (18) تھے۔

6. مزي، تهذيب الکمال، 22 : 397، 398

حدیث نمبر : 34

عن أبي الطفيل، عن زيد بن أرقم، قال : نَشَدَ عليّ الناس : من سمع رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم يقول يوم غدير خم : ألستم تعلمون أني أولي بالمؤمنين مِن أنفسهم؟ قالوا : بلي، قال : فمَن کنتُ مولاه فعليّ مولاه، اللهم! والِ من والاه، و عادِ من عاداه. فقام أثنا عشر رجلاً فشهدوا بذلک.

ابو طفیل زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے حلفاً پوچھا کہ تم میں سے کون ہے جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوغدیر خم کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا ہو : ''کیا تم نہیں جانتے کہ میں مؤمنوں کی جانوں سے قریب تر ہوں؟ اُنہوں نے کہا : کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو بھی اُسے دوست رکھ، اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔''

(سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اس گفتگو پر) بارہ (12) آدمی کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے اس واقعہ کی شہادت دی۔

1. طبراني، المعجم الاوسط، 2 : 576، رقم : 1987

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 106

3. ابن عساكر، تاريخ دمشق الكبير، 45 : 157، 158

4. محب طبري، الرياض النضره في مناقب العشره، 3 : 127

5. حسام الدين هندي، كنز العمال، 13 : 157، رقم : 36485

6. شوكاني، در السحابه : 211

حدیث نمبر : 35

عن سعيد بن وهب و عن زيد بن يثيعث قال : نَشَدَ عليّ الناسَ في الرحبة مَن سمع رسولَ اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم يقول يوم غدير خم إلا قام. قال : فقام مِن قبل سعيد ستة و مِن قبل زيد ستة، فشهدوا أنهم سمعوا رسولَ اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم يقول لعلي ﷺ يوم غدير خم : أليس اﷲ أولي بالمؤمنين؟ قالوا : بلٰي. قال : اللهم! من كنتُ مولاه فعليّ مولاه، اللهم! والِ من والاه و عادِ من عاداهُ.

سعید بن وہب اور زید بن یثیعث روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھلے میدان میں لوگوں کو قسم دی کہ جس نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن کچھ فرماتے ہوئے سنا ہو کھڑا ہو جائے۔ راوی کہتے ہیں : چھ (آدمی) سعید کی طرف سے اور چھ (6) زید کی طرف سے کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے گواہی دی کہ اُنہوں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ فرماتے ہوئے سنا : ''کیا اللہ مؤمنین کی جانوں سے قریب

تر نہیں ہے؟'' لوگوں نے کہا : کیوں نہیں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے۔''

1. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 118

2. نسائي، خصائص امير المؤمنين علي بن ابي طالب : 90، 100، رقم : 84، 95

3. ابن ابي شيبه، المصنف، 12 : 67، رقم : 12140

4. طبراني، المعجم الاوسط، 3 : 69، 134، رقم : 2130، 2275

5. طبراني، المعجم الصغير، 1 : 65

6. ضياء مقدسي، الاحاديث المختاره، 2 : 105، 106، رقم : 480

7. ابونعيم، حلية الأولياء و طبقات الاصفياء، 5 : 26

8. ابن عساكر، تاريخ دمشق الكبير، 45 : 160

9. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 107، 108

10. حسام الدين هندي، كنز العمال، 13 : 157، رقم : 36485

نسائی کی بیان کردہ دونوں روایات کی اسناد صحیح ہے۔

ہیثمی نے طبرانی کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر : 36

عن عبد الرحمن بن أبي ليلي قال : شهدتُ علياً ﷺ في الرحبة ينشد الناس : أنشد الله مَن سمع رسولَ الله صلي الله عليه وآله وسلم يقول يوم غدير خم : مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه. لما قام فشهد، قال عبد الرحمن : فقام إثنا عشر بدرياً كأني أنظر إلي أحدهم، فقالوا : نشهد أنا سمعنا رسولَ الله صلي الله عليه وآله وسلم يقول يوم غدير خم : ألستُ أولي بالمؤمنين من أنفسهم و أزواجي أمهاتهم؟ فقلنا : بلي، يا رسول الله، قال : فمن كنتُ مولاه فعليّ مولاه، اللهم! والِ من والاه، و عادِ من عاداه.

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وسیع میدان میں دیکھا، اُس وقت آپ لوگوں سے حلفاً پوچھ رہے تھے کہ جس نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن ۔ ۔ ۔ جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی

مولا ہے۔ ۔ ۔ فرماتے ہوئے سنا ہو وہ کھڑا ہو کر گواہی دے۔ عبدالرحمن نے کہا : اس پر بارہ (12) بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کھڑے ہوئے، گویا میں ان میں سے ایک کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ ان (بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنھم) نے کہا : ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا : ''کیا میں مؤمنوں کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں، اور میری بیویاں ان کی مائیں نہیں ہیں؟' سب نے کہا : کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اِس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولاہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اسے دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔''

1. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 119

2. ابو يعلي، المسند، 1 : 257، رقم : 563

3. طحاوي، مشکل الآثار، 2 : 308

4. ضياء مقدسي، الاحاديث المختاره، 2 : 80، 81، رقم : 458

5. خطيب بغدادي، تاريخ بغداد، 14 : 236

6. ابن عساکر، تاريخ دمشق الکبير، 45 : 156، 157

7۔ ابن عساکر نے 'تاریخ دمشق الکبیر (45 : 161)' میں اسے زیاد بن ابی زیاد سے بھی روایت کیا ہے۔

8۔ محب طبری نے بھی 'الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ (3 : 128)' میں زیاد بن ابی زیاد کی روایت نقل کی ہے۔

9. ابن اثير، اسد الغابه، 4 : 102، 103

10. ابن کثير، البدايه و النهايه، 4 : 170

11. ابن کثير، البدايه والنهايه، 5 : 461، 462

12. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 105، 106

13. حسام الدين هندي، کنز العمال، 13 : 170، رقم : 36515

14. شوکاني، در السحابه : 209

ہیثمی فرماتے ہیں کہ اسے ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

حسام الدین ہندی فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ابن جریر، سعید بن منصوراور ابن اثیر جزری نے بھی روایت کیا ہے۔

احمد بن حنبل نے یہ حدیثِ مبارکہ ’المسند(1 : 88)‘ میں زیاد بن ابی زیاد سے بھی روایت کی ہے۔ اُسے ہیثمی نے ’مجمع الزوائد(9 : 106)‘ میں نقل کیا ہے اور اُس کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر : 37

عن عَمرو بن ذي مُرٍ و سعيد بن وهب و عن زيد بن يثيع قالوا : سمعنا علياً يقول نشدت اﷲ رجلاً سمع رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم يقول يوم غدير خم، لما قام، فقام ثلاثة عشر رجلا فشهدوا أن رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم قال : ألست أولي بالمؤمنين من أنفسهم؟ قالوا : بلي، يا رسول اﷲ! قال : فأخذ بيد علي، فقال : من كنت مولاه فهذا مولاه، اللهم! وال من والاه، و عاد من عاداه، و أحب من أحبه، و أبغض من يبغضه، و انصر من نصره، و اخذل من خذله.

عمرو بن ذی مر، سعید بن وہب اور زید بن یثیع سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں ہر اس آدمی سے حلفاً پوچھتا ہوں جس نے غدیر خم کے دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہو، اس پر تیرہ آدمی کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے گواہی دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ’’کیا میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟‘‘ سب نے جواب دیا : کیوں نہیں، یا رسول اللہ! راوی کہتا ہے : تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا : ’’جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اِس(علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، جو اِس(علی) سے محبت کرے تو اُس سے محبت کر، جو اِس(علی) سے بغض رکھے تو اُس سے بغض رکھ، جو اِس (علی) کی نصرت کرے تو اُس کی نصرت فرما اور جو اِسے رسوا (کرنے کی کوشش) کرے تو اُسے رسوا کر۔‘‘

1۔ ہیثمی نے ’مجمع الزوائد(9 : 104، 105)‘ میں اسے بزار سے روایت کیا ہے اور اس کے رجال کو صحیح قرار دیا ہے، سوائے فطر بن خلیفہ کے اور وہ ثقہ ہے۔

2. بزار، المسند، 3 : 35، رقم : 786

3. طحاوي، مشكل الآثار، 2 : 308

4. ابن عساکر، تاريخ دمشق الكبير، 45 : 159، 160

5. حسام الدين هندي، كنز العمال، 13 : 158، رقم : 36487

6. ابن کثير، البدايه والنهايه، 4 : 169، 5 : 462

حدیث نمبر : 38

عن زاذان بن عمر قال : سمعت علياً ﷺ في الرحبة وهو ينشد الناس : من شهد رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم يوم غدير خم و هو يقول ما قال، فقام ثلاثة عشر رجلاً فشهدوا أنهم سمعوا رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم وهو يقول : من کنت مولاه فعليّ مولاه.

زاذان بن عمرث سے روایت ہے، آپ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مجلس میں لوگوں سے حلفاً یہ پوچھتے ہوئے سنا : کس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ اس پر تیرہ (13) آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے تصدیق کی کہ انہوں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا : ’’جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

1. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 84

2. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 585، رقم : 991

3. ابن ابي عاصم، کتاب السنه : 604، رقم : 1371

4. طبراني، المعجم الاوسط، 3 : 69، رقم : 2131

5. بيهقي، السنن الکبري، 5 : 131

6. ابو نعيم، حلية الاولياء و طبقات الاصفياء، 5 : 26

7. ابن جوزي، صفة الصفوة، 1 : 313

8. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 107

9۔ ابنِ کثیر نے ‘البدایہ و النہایہ (4 : 169)’ میں زاذان ابی عمر سے نقل کردہ روایت میں کھڑے ہو کر گواہی دینے والے آدمیوں کی تعداد بارہ (12) لکھی ہے۔

10۔ ابن کثیر نے ‘البدایہ والنہایہ (5 : 462)’ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے زاذان کی لی ہوئی روایت میں گواہی دینے والے افراد کی تعداد تیرہ (13) لکھی ہے۔

11. حسام الدين هندي، کنزالعمال، 13 : 158، رقم : 36487

12. شوکاني، در السحابه : 211

حدیث نمبر : 39

عن عبد الرحمن بن أبي ليلي، قال : خطب علي ﷺ فقال : أنشد الله امرء نشدة الإسلام سمع رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم يوم غدير خم أخذ بيدي، يقول : ألستُ أولي بكم يا معشرَ المسلمين مِن أنفسكم؟ قالوا : بلي، يا رسول الله، قال : مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه، اللهم! والِ من والاه، وعادِ مَن عاداه، وانصُر مَن نصره، واخُذل مَن خذله، إلا قام فشهد، فقام بضعة عشر رجلاً فشهدوا، وكتم فما فنوا من الدنيا إلا عموا و برصوا.

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا : میں اس آدمی کو اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں، جس نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن میرا ہاتھ پکڑے ہوئے یہ فرماتے سنا ہو : ''اے مسلمانو! کیا میں تمہاری جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟'' سب نے جواب دیا : کیوں نہیں، یا رسول اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اِس (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، جو اِس (علی) کی مدد کرے تو اُس کی مدد فرما، جو اِس کی رسوائی چاہے تو اُسے رسوا کر؟'' اس پر تیرہ (13) سے زائد افراد نے کھڑے ہو کر گواہی دی اور جن لوگوں نے یہ باتیں چھپائیں وہ دُنیا میں اندھے ہو کر یا برص کی حالت میں مر گئے۔

1. حسام الدين هندي، كنز العمال، 13 : 131، رقم : 36417

2. ابن عساکر، تاريخ دمشق الکبير، 45 : 158

3. ابن اثیر کی 'اسد الغابہ (3 : 487)' میں ابو اسحاق سے لی گئی روایت میں ہے : یزید بن ودیعہ اور عبدالرحمن بن مدلج گواہی چھپانے کے سبب بیماری میں مبتلا ہوئے۔

حدیث نمبر : 40

عن الأصبغ بن نباتة، قال : نَشَدَ علي ﷺ الناسَ في الرحبة : مَن سمع النبي صلي الله عليه وآله وسلم يوم غدير خم؟ ما قال إلا قام، ولا يقوم إلا مَن سمع رسولَ الله صلي الله عليه وآله وسلم يقول، فقام بضعة عشر رجلا فيهم : أبو أيوب الأنصاري، و أبو عمرة بن محصن، و أبو زينب، و سهل بن حنيف، و خزيمة بن ثابت، و عبد الله بن ثابت الأنصاري، و حُبشي بن جنادة السلولي، و عبيد بن عازب الأنصاري، و النعمان بن عجلان الأنصاري، و ثابت بن وديعة الأنصاري، و أبو فضالة الأنصاري، و عبدالرحمن بن عبد رب الأنصاريث، فقالوا : نشهد أناّ سمِعنا

رسولَ االله صلي الله عليه وآله وسلم يقول : ألا! إنّ االله وليي وأنا ولي المؤمنين، ألا! فمَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه، اللهم! والِ مَن والاه، و عادِ مَن عاداه، و أحبّ مَن أحبه، و أبغض مَن أبغضه، و أعن مَن أعانه.

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھلے میدان میں لوگوں کو قسم دی کہ جس نے غدیر خم کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہو، وہ کھڑا ہو جائے۔ اس پر تیرہ(13) سے زائد افراد کھڑے ہوئے جن میں ابوایوب انصاری، ابو عمرہ بن محصن، ابو زینب، سہل بن حنیف، خزیمہ بن ثابت، عبداللہ بن ثابت انصاری، حبشی بن جنادہ سلولی، عبید بن عازب انصاری، نعمان بن عجلان انصاری، ثابت بن ودیعہ انصاری، ابوفضالہ انصاری اور عبدالرحمن بن عبد رب انصاری رضی اللہ عنھم تھے۔ ان سب نے کہا : ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا : لوگو! آگاہ رہو! اللہ میرا ولی ہے اور میں مؤمنین کا ولی ہوں، خبردار! (آگاہ رہو!) جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، جو اِس سے محبت کرے تو اُس سے محبت کر، جو اِس سے بغض رکھے تو اُس سے بغض رکھ اور جو اِس کی مدد کرے تو اُس کی مدد فرما۔

1. ابن اثير، اسد الغابه في معرفة الصحابه، 3 : 465

2. طحاوي، مشكل الآثار، 2 : 308

3۔ ابن اثیر نے 'اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ (2 : 362)' میں یعلیٰ بن مرہ سے ایک روایت بیان کی ہے جس میں گواہان میں یزید یا زید بن شراحیل کا بھی ذکر ہے، جبکہ یعلیٰ بن مرہ سے ہی بیان کردہ ایک اور روایت (3 : 137) میں عامر بن لیلیٰ کا ذکر ہے، ایک اور مقام (5 : 282) پر گواہان میں ناجیہ بن عمرو کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

حدیث نمبر : 41

عن زيد بن أرقم، قال استشهد علي الناس، فقال : أنشد االله رجلا سمع النبي صلي الله عليه وآله وسلم يقول : اللهم! من كنتُ مولاه، فعلي مولاه، اللهم! والِ من والاه، و عادِ من عاداه، قال : فقام ستة عشر رجلاً، فشهدوا.

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے گواہی طلب کرتے ہوئے کہا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا : ''اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا

ہے، اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔'' پس اس (موقع) پر سولہ (16) آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔

1. احمد بن حنبل، المسند، 5 : 370
2. طبراني، المعجم الكبير، 5 : 171، رقم : 4985
3. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربي : 125، 126
4. محب طبري، الرياض النضره في مناقب العشره، 3 : 127
5. ابن كثير، البدايه والنهايه، 5 : 461
6. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 106

ہیثمی نے کہا ہے کہ جنہوں نے اس واقعہ کو چھپایا اُن کی بصارت چلی گئی۔

حدیث نمبر : 42

عن عمير بن سعد أن عليا جمع الناس في الرحبة و أنا شاهد، فقال : أنشد االله رجلا سمع رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم يقول : من كنت مولاه فعلي مولاه، فقام ثمانية عشر رجلا فشهدوا أنهم سمعوا نبي صلي الله عليه وآله وسلم يقول : ذالک.

عمیر بن سعد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے میدان میں یہ قسم دیتے ہوئے سنا کہ کس نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کا میں مولیٰ ہوں اُس کا علی مولا ہے؟ تو اٹھارہ (18) افراد نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔

1۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد(9 : 108)' میں یہ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اُس کی اسناد حسن ہیں۔

2۔ ابن عساکر نے 'تاریخ دمشق الکبیر (45 : 158)' میں عمیر بن سعید رضی اللہ عنہ سے یہ روایت لی ہے جبکہ عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ گواہی دینے والے افراد بارہ (12) تھے۔

3۔ ابن کثیر نے 'البدایہ والنہایہ (4 : 171، 5 : 461)' میں عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ سے جو روایت لی ہے اس میں ہے کہ گواہی دینے والے بارہ (12) آدمی تھے جن میں حضرت ابوہریرہ، ابوسعد اور انس بن مالک رضی اللہ عنھم بھی شامل تھے۔

4. حسام الدين هندي، كنز العمال، 13 : 154، 155، رقم : 36480

5. شوكاني، در السحابه : 211

حدیث نمبر : 43

عن أبي الطفيل، قال : جمع علي ﷺ الناس في الرحبة، ثم قال لهم : أنشد االله كل امرئ مسلم سمع رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم يقول يوم غدير خم ما سمع لما قام، فقام ثلاثون من الناس، و قال أبو نعيم : فقام ناس كثير فشهدوا حين أخذه بيده، فقال للناس : أتعلمون أني أولي بالمؤمنين من أنفسهم؟ قالوا : نعم، يا رسول االله! قال : من كنت مولاه فهذا مولاه، اللهم! والِ من والاه و عاد من عاداه، قال فخرجتُ و كأنّ في نفسي شياً فلقيتُ زيد بن أرقم فقلتُ له : إني سمعتُ عليا ﷺ يقول كذا و كذا، قال فما تنكر قد سمعت رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم يقول ذلک له.

ابو طفیل سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ایک کھلی جگہ (رحبہ) میں جمع کیا، پھر ان سے فرمایا : میں ہر مسلمان کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جس نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن (میرے متعلق) کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے وہ کھڑا ہو جائے۔ اس پر تیس (30) افراد کھڑے ہوئے جبکہ ابونعیم نے کہا کہ کثیر افراد کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ (ہمیں وہ وقت یاد ہے) جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں سے فرمایا : ’’کیا تمہیں اس کا علم ہے کہ میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر ہوں؟‘‘ سب نے کہا : ہاں، یا رسول اللہ! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ’’جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ (علی) مولا ہے، اے اللہ! تو اسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور تو اس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔‘‘ راوی کہتے ہیں کہ جب میں وہاں سے نکلا تو میرے دل میں کچھ شک تھا۔ اسی دوران میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ملا اور انہیں کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔ (اس پر) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا : تو کیسے انکار کرتا ہے جبکہ میں نے خود رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا ہے؟

1۔ احمد بن حنبل نے ’المسند (4 : 370)‘ میں اسے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

2. احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، 2 : 682، رقم : 1167

3. بزار، المسند، 2 : 133

4۔ ابن حبان کی 'الصحیح (15 : 376، رقم : 6931)' میں بیان کردہ روایت کی اسناد صحیح اور رجال ثقہ ہیں۔

5. ابن ابي عاصم، كتاب السنه : 603، رقم : 1366

6۔ حاکم نے 'المستدرک (3 : 109، رقم : 4576)' میں اسے شیخین کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔

7. بيهقي، السنن الكبريٰ، 5 : 134

8۔ یہ حدیث مختصر الفاظ سے طبرانی نے 'المعجم الکبیر (5 : 195، رقم : 5071)' میں روایت کی ہے۔

9. محب طبري، الرياض النضرة في مناقب العشره، 3 : 127

10. ابن عساكر، تاريخ دمشق الكبير، 45 : 156

11. ابن اثیر نے 'اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ (6 : 246)' میں گواہی دینے والے افراد کی تعداد سترہ (17) ذکر کی ہے۔

12. ابن کثیر نے 'البدایہ والنہایہ (4 : 171)' میں لکھا ہے کہ رحبہ سے مراد کوفہ کی مسجد کی کھلی جگہ ہے۔

13. ابن كثير، البدايه والنهايه، 5 : 460، 461

14. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 104

15. ابومحاسن، المعتصر من المختصر من مشکل الآثار، 2 : 301

16۔ ہیتمی نے 'الصواعق المحرقہ (ص : 122)' میں لکھا ہے کہ یہ حدیث حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تیس صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے روایت کی ہے اور اس کے طرق کی کثیر تعداد صحیح یا حسن کے ذیل میں آتی ہے۔

17. شوكاني، در السحابه : 209

حدیث نمبر : 44

عن رياح بن الحرث قال : جاء رهط إلي علي رضي الله عنه بالرحبة فقالوا : السلام عليک يا مولانا! قال : کيف أکون مولاکم وأنتم قوم عرب؟ قالوا : سمعنا رسول اﷲ صلي الله عليه وآله وسلم يوم غدير خم يقول : من کنتُ مولاه فإن هذا مولاه، قال رياح : فلما مضوا تبعتهم فسألت من هؤلاء؟ قالوا : نفر من الأنصار فيهم أبو أيوب الأنصاري.

ریاح بن حرث سے روایت ہے کہ ایک وفد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور کہا : اے ہمارے مولا! آپ پر سلامتی ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا : میں کیسے آپ کا مولا ہوں حالانکہ آپ تو قومِ عرب ہیں (کسی کو جلدی قائد نہیں

مانتے)۔ اُنہوں نے کہا : ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غدیر خم کے دن سنا ہے : ’’جس کا میں مولا ہوں بے شک اُس کا یہ (علی) مولا ہے۔‘‘ حضرت ریاح رضی اللہ عنہ نے کہا : جب وہ لوگ چلے گئے تو میں نے ان سے جا کر پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ انصار کا ایک وفد ہے، اُن میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

1. احمد بن حنبل، المسند، 5 : 419

2. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 572، رقم : 967

3. ابن ابي شيبه، المصنف، 12 : 60، رقم : 12122

4. طبراني، المعجم الكبير، 4 : 173، 174، رقم : 4052، 4053

5. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 103، 104

6. محب طبري، الرياض النضره في مناقب العشره، 2 : 169

7. محب طبري، الرياض النضره في مناقب العشره، 3 : 126

8۔ ابن عساکر نے یہ روایت ’تاریخ دمشق الکبیر‘ میں زیاد بن حارث (45 : 161)، حسن بن حارث (45 : 162) اور ریاح بن حارث (45 : 163) سے لی ہے۔

9۔ ابن اثیر نے ’اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ (1 : 672)‘ میں زِر بن حبیش سے روایت کیا ہے کہ بارہ صحابہ کرام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا مولا تسلیم کیا، جن میں قیس بن ثابت، ہشام بن عتبہ اور حبیب بن بدیل رضی اللہ عنھم شامل تھے۔

10. ابن كثير، البدايه و النهايه، 4 : 172

11. ابن كثير، البدايه والنهايه، 5 : 462

ہیثمی نے اس روایت کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر : 45

عن عمر رضي الله عنه : و قد نازعه رجل في مسألة، فقال : بيني و بينک هذا الجالس، و أشار إلي عليّ بن أبي طالب رضي الله عنه ، فقال الرجل : هذا الأبطن! فنهض عمر رضي الله عنه عن مجلسه و أخذ بتلبيبه حتي شاله من الأرض، ثم قال : أتدري من صغرت، مولاي و مولي کل مسلم!

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپ کے ساتھ کسی مسئلے میں جھگڑا کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے اور تیرے درمیان یہ بیٹھا ہوا آدمی فیصلہ کرے گا ۔ ۔ ۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا ۔ ۔ ۔ تو اس آدمی نے کہا : یہ بڑے پیٹ والا (ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا)! حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے اٹھے، اسے گریبان سے پکڑا یہاں تک کہ اسے زمین سے اوپر اٹھا لیا، پھر فرمایا : کیا تو جانتا ہے کہ تو جسے حقیر گردانتا ہے وہ میرے اور ہر مسلمان کے مولی ہیں۔

محب طبري، الرياض النضره في مناقب العشره، 3 : 128

محب طبری نے کہا ہے کہ ابن سمان نے اس کی تخریج کی ہے۔

حدیث نمبر : 46

و عن عمر ﷺ و قد جاء ه أعرابيان يختصمان، فقال لعلي ﷺ : إقض بينهما يا أبا الحسن! فقضي علي ﷺ بينهما، فقال أحدهما : هذا يقضي بيننا! فَوَثَبَ إليه عمر ﷺ و أخذ بتلبيبه، و قال : ويحک! ما تدري من هذا؟ هذا مولاي و مولي کل مؤمنٍ، و من لم يکن مولاه فليس بمؤمن.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس دو بدّو جھگڑا کرتے ہوئے آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا : اے ابوالحسن! ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرما دیں۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اُن کے درمیان فیصلہ کر دیا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ (کیا) یہی ہمارے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے رہ گیا ہے؟ (اس پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی طرف بڑھے اور اس کا گریبان پکڑ کر فرمایا : تو ہلاک ہو! کیا تو جانتا ہے کہ یہ کون ہیں؟ یہ میرے اور ہر مؤمن کے مولا ہیں (اور) جو اِن کو اپنا مولا نہ مانے وہ مؤمن نہیں۔

1۔ محب طبری نے یہ روایت 'ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی (ص : 126)' میں بیان کی ہے اور کہا ہے کہ اسے ابن سمان نے اپنی کتاب 'الموافقہ' میں ذکر کیا ہے۔

2. محب طبري، الرياض النضره في مناقب العشره، 3 : 128

حدیث نمبر : 47

عن عمر أنه قال : عليّ مولي من كان رسول اﷲ صلي اﷲ عليه وآله وسلم مولاه.

عن سالم قيل لعمر : إنک تصنع بعليّ شيئا ما تصنعه بأحد من أصحاب رسول اﷲ صلي اﷲ عليه وآله وسلم، قال : إنه مولاي.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کے مولا ہیں علی رضی اللہ عنہ اس کے مولا ہیں۔

حضرت سالم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسا (امتیازی) برتاؤ کرتے ہیں جو آپ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے (عموماً) نہیں کرتے! (اس پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (جواباً) فرمایا : وہ (علی) تو میرے مولا (آقا) ہیں۔

1. محب طبري، الرياض النضره في مناقب العشره، 3 : 128

2. ابن عساکر، تاريخ دمشق الکبير، 45 : 178

حدیث نمبر : 48

عن يزيد بن عمر بن مورق قال : کنت بالشام و عمر بن عبد العزيز يعطي الناس، فتقدمتُ إليه فقال لي : ممن أنتَ؟ قلت : مِن قريش، قال : مِن أي قريش؟ قلتُ : مِن بني هاشم، قال : مِن أي بني هاشم؟ قال : فسکتُ. فقال : مِن أي بني هاشم؟ قلتُ : مولي عليّ، قال : مَن عليّ؟ فسکتُ، قال : فوضع يده علي صدري و قال : و أنا و اﷲِ مولي عليّ بن أبي طالب عليه السلام، ثم قال : حدثني عدة أنّهم سمعوا النبي صلي اﷲ عليه وآله وسلم يقول : مَن کنتُ مولاه فعليّ مولاه، ثم قال : يا مزاحم! کم تعطي أمثاله؟ قال : مائة أو مائتي درهم، قال : إعطه خمسين ديناراً، وقال ابن أبي داؤد : ستين ديناراً لولايته عليّ بن أبي طالب ﷺ، ثم قال : ألحق ببلدک فسيأتيک مثل ما يأتي نظراءک.

یزید بن عمر بن مورق روایت کرتے ہیں کہ ایک موقع پر میں شام میں تھا جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ لوگوں کو نواز رہے تھے۔ پس میں ان کے پاس آیا، اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کس قبیلے سے ہیں؟ میں نے کہا : قریش سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ قریش کی کس (شاخ) سے ؟ میں نے کہا : بنی ہاشم سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ راوی کہتے ہیں کہ میں خاموش رہا۔ اُنہوں نے (پھر) پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ میں نے کہا : مولا علی (کے خاندان سے)۔ اُنہوں نے پوچھا کہ علی کون ہے؟ میں خاموش رہا۔ راوی کہتے ہیں کہ اُنہوں نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور کہا : ''بخدا! میں علی بن

ابی طالب رضی اللہ عنہ کا غلام ہوں۔'' اور پھر کہا کہ مجھے بے شمار لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا : ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔'' پھر مزاحم سے پوچھا کہ اِس قبیل کے لوگوں کو کتنا دے رہے ہو؟ تو اُس نے جواب دیا : سو (100) یا دو سو (200) درہم۔ اِس پر اُنہوں نے کہا : ''علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی قرابت کی وجہ سے اُسے پچاس (50) دینار دے دو، اور ابن ابی داؤد کی روایت کے مطابق ساٹھ (60) دینار دینے کی ہدایت کی، اور (اُن سے مخاطب ہو کر) فرمایا : آپ اپنے شہر تشریف لے جائیں، آپ کے پاس آپ کے قبیل کے لوگوں کے برابر حصہ پہنچ جائے گا۔

1. ابو نعیم، حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء، 5 : 364

2. ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، 48 : 233

3. ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، 69 : 127

4. ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفة الصحابہ، 6 : 427، 428

حدیث نمبر : 49

عن الزهري قال : سمعت أباجنيدة جندع بن عَمرو بن مازن، قال : سمعت النبيا يقول : من كذب عليّ متعمداً فليتبوأ مقعده من النار، و سمعته و إلا صُمَّتا، يقول. و قد انصرف من حجة الوداع فلما نزل غدير خُمّ قام في الناس خطيباً وأخذ بيد علي ﷺ، و قال : من كنت وليه فهذا وليه، اللهم! وال من والاه، وعاد من عاداه. قال عبيد الله : فقلت للزهري : لا تحدّث بهذا بالشام، وأنت تسمع ملء أذنيک سب علي ﷺ، فقال : و الله! إن عندي من فضائل علي ﷺ ما لو تحدثت بها لقُتلتُ.

زہری سے روایت ہے کہ ابوجنیدہ جندع بن عمرو بن مازن نے کہا : میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا : جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔ (اور یہ فرمان) میں نے خود سنا ہے ورنہ میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس لوٹے اور غدیر خم کے مقام پر پہنچے، لوگوں کو خطاب فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا : جس کا میں ولی ہوں یہ (علی) اُس کا ولی ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔ عبیداللہ نے

کہا : میں نے زہری سے کہا : ایسی باتیں ملک شام میں بیان نہ کرنا ورنہ تو وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت میں اتنی باتیں سنے گا کہ تیرے کان بھر جائیں گے۔ (اس کے جواب میں) اِمام زہری نے فرمایا : خدا کی قسم! حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اِتنے فضائل میرے پاس محفوظ ہیں کہ اگر میں اُنہیں بیان کروں تو مجھے قتل کر دیا جائے۔

ابن اثیر، اسد الغابه في معرفة الصحابه، 1 : 572، 573

حدیث نمبر : 50

عن عَمرو بن العاص ﷺ، قال : سئله رجلٌ عن عليّ ﷺ، قال : يا عَمرو! إنّ أشياخنا سمعوا رسولَ اﷲِ صلي اﷲ عليه وآله وسلم يقول : مَن کنتُ مولاه فعليّ مولاه، فحق ذلک أم باطل؟ فقال عمرو : حق و أنا أزيدک : إنه ليس أحد من صحابة رسول اﷲ صلي اﷲ عليه وآله وسلم له مناقب مثل مناقب عليّ.

حضرت عَمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُن سے کسی شخص نے پوچھا : اے عَمرو! ہمارے بزرگوں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ یہ بات درست ہے یا غلط؟ عمرو نے کہا : درست ہے، اور میں آپ کو مزید بتاؤں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم میں سے کسی کے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے مناقب نہیں ہیں۔

ابن قتيبه دينوري، الامامه والسياسه، 1 : 113

حدیث نمبر : 51

عن علي ﷺ قال : عمّمني رسولُ اﷲ صلي اﷲ عليه وآله وسلم يوم غدير خم بعمامة سدلها خلفي، ثم قال : إن اﷲ عزوجل أمدني يوم بدر و حنين بملائکة يعتمون هذه العمة، فقال : إنّ العمامةَ حاجزةٌ بين الکفر و الإيمان.

(خود) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے دن ایسے عمامے سے میری دستار بندی کروائی اس کا شملہ پیچھے لٹکا دیا پھر فرمایا : ’’اللہ تعالی نے بدر و حنین میں (جن) فرشتوں کے ذریعے میری مدد کی،

اُنھوں نے اِسی ہیئت کے عمامے باندھ رکھے تھے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''بیشک عمامہ کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والا ہے۔''

1. طيالسي، المسند : 23، رقم : 154

2. بيهقي، السنن الکبريٰ، 10 : 14

3. حسام الدين هندي، کنزالعمال، 15 : 306، 482، رقم : 41141، 41909

حسام الدین ہندی نے کہا ہے کہ اِس حدیث کو طیالسی کے علاوہ بیہقی، طبرانی، ابن ابی شیبہ اور ابن منیع نے بھی روایت کیا ہے۔ حسام الدین ہندی نے 'اِنّ العمامۃ حاجزۃٌ بین المسلمین و المشرکین' کے الفاظ کا اِضافہ کیا ہے۔

عبدالاعلیٰ بن عدی سے بھی یہ روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے دن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اُن کی دستاربندی فرمائی اور دستار کا شملہ پیچھے لٹکا دیا۔ یہ حدیث درج ذیل کتب میں ہے :

1. ابن اثير، اسد الغابه في معرفة الصحابه، 3 : 170

2. محب طبري، الرياض النضره في مناقب العشره، 3 : 194

3. زرقاني، شرح المواهب اللدنيه، 6 : 272

ضمیمہ اول

واقعہ غدیر بیان کرنے والے مشہور صحابہ کرام و تابعین عظام

نمبر شمار-- ---اسمائے گرامی- ---صفحہ نمبر

1 ابو اِسحاق 59

2 اَصبغ بن نباتہ رضی اللہ عنہ 69

3 ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ 20، 51، 69

4 ابو بردہ رضی اللہ عنہ 21

5 بریدہ رضی اللہ عنہ 20، 27، 35، 54

6 ابو بریدہ رضی اللہ عنہ 26

7 انس بن مالک رضی اللہ عنہ 51، 60

8 براء بن عازب رضی اللہ عنہ 24، 25، 48، 57

9 ثابت بن ودیعہ انصاری رضی اللہ عنہ 69

10 جابر بن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ عنہما 20، 40

11 جریر رضی اللہ عنہ 44

12 ابو جعفر رضی اللہ عنہ 40

13 ابو جنیدہ جندع بن عمرو بن مازن رضی اللہ عنہ 82

14 حُبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ 21، 69

15 حبیب بن بدیل رضی اللہ عنہ 75

16 حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ 21، 42

17 حسن بن حارث رضی اللہ عنہ 75

18 حسن بن حسن رضی اللہ عنہ 21

19 خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ 69

20 رفاعہ بن ایاس ضبی رضی اللہ عنہ 34

21 ریاح بن حارث رضی اللہ عنہ 75

22 ریاح بن حرث رضی اللہ عنہ 75

23 زاذان ابو عمر رضی اللہ عنہ 67

24 زاذان بن عمر رضی اللہ عنہما 67

25 زر بن حبیش 75

26 زیاد بن ابی زیاد 64

27 زیاد بن حارث 75

28 زید بن ارقم رضی اللہ عنہ 19، 28، 29، 30، 36، 38، 45، 51، 57، 61، 71

29 زید بن شراحیل 69

30 زید بن یثیع رضی اللہ عنہ 62، 66

31 ابو زینب رضی اللہ عنہ 69

32 سالم رضی اللہ عنہ 79

33 ابو سریحہ رضی اللہ عنہ 19

34 سعد رضی اللہ عنہ 20، 42، 51

35 سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ 23، 31، 32، 38

36 سعد بن عبیدہ رضی اللہ عنہ 54

37 سعید بن وہب رضی اللہ عنہ 59، 62، 66

38 ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ 46، 48، 60

39 سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ 32

40 سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ 69

41 ابو طفیل رضی اللہ عنہ 61، 73

42 طلحہ رضی اللہ عنہ 51

43 طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما 34

44 عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنھم 31

45 عبد الاعلی بن عدی 84

46 عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ 63، 68

47 عبد الرحمن بن سابط رضی اللہ عنہ 33

48 عبد الرحمن بن عبد الرب انصاری رضی اللہ عنہ 69

49 عبداللہ بن بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ 1، 27، 54، 55

50 عبد اللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ 69

51 عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما 19، 48، 51، 56

52 عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما 21، 24، 67

53 عبداللہ بن محمد بن عاقل 40

54 عبداللہ بن یامیل رضی اللہ عنہ 21

55 عبید بن عازب انصاری رضی اللہ عنہ 69

56 عطیہ عوفی رضی اللہ عنہ 38، 48

57 علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ 27، 41، 48، 51، 53، 67، 68، 69، 71، 73، 84

58 علی بن حسین رضی اللہ عنہما 40

59 عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ 50، 52

60 عمران بن حصین رضی اللہ عنہ 22

61 عمر فاروق بن الخطاب رضی اللہ عنہ 21، 25، 77، 78، 79

62 عمرو ذی مر رضی اللہ عنہ 45

63 عمرو بن ذی مر رضی اللہ عنہ 66

64 عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ 83

65 عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ 56

66 ابو عمرہ بن محصن رضی اللہ عنہ 69

67 عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ 57، 68، 72

68 عمیر بن سعید 72

69 عمیرہ بن سعد رضی اللہ عنہ 60

70 سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا 27

71 ابو فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ 69

72 قیس بن ثابت 75

73 مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ 21

74 محمد بن حنفیہ 40

75 محمد بن علی 48

76 میمون ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ 19، 36، 38

77 ناجیہ بن عمرو 69

78 نعمان بن عجلان رضی اللہ عنہ 69

79 ابو نعیم 73

80 ابن واثلہ رضی اللہ عنہ 29، 70

81 ہشام بن عتبہ 75

82 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ 21، 46، 51

83 ابو یزید اودی 58

84 یزید بن عمر بن مورق رضی اللہ عنہ 80

(نوٹ: ابن عقدہ نے 'کتاب الموالاۃ' میں حدیث غدیر کے 101 رُواۃ کا ذکر کیا ہے، جن میں سے اُن رُواۃ کے نام درج ذیل ہیں جو پہلے مذکور نہیں ہوئے:)

85۔ اسامہ بن زید بن حارثہ کلبی

86۔ اسماء بنت عمیس

87۔ ابو امامہ باہلی

88۔ ابو برزہ بن عبید انصاری

89۔ ابو بکر صدیق

90۔ جبلہ بن عمرو انصاری

91۔ ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ سوائی

92۔ جندب بن سفیان علقی بجلی

93۔ حبہ بن جوین عرنی

94۔ حذیفہ بن یمان

95۔ حسن بن ابی طالب

96۔ حسان بن ثابت انصاری

97۔ حسین بن علی بن ابی طالب

98۔ ابو الحمراء (خادمِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

99۔ ابوذر جندب بن جنادہ

100۔ ابو ذویب شاعر

101۔ ابو رافع

102۔ رفاعہ بن رافع انصاری

103۔ زبیر بن عوام

104۔ زید بن ثابت انصاری

105۔ زید بن حارثہ انصاری

106۔ سعد بن جنادہ عوفی

107۔ سعد بن زرارہ انصاری

108۔ سعید بن سعد بن عبادہ انصاری

109۔ سلمان فارسی

110۔ اُم سلمہ

111۔ سلمہ بن اکوع اسلمی

112۔ ابو سلیمان جابر بن سمرہ سوائی

113۔ سمرہ بن جندب

114۔ سہل بن سعد انصاری

115۔ ابو شریح خزاعی

116۔ ضمیر اسیدی

117۔ عامر ابو لیلی غفاری

118۔ عامر بن عمیر عوفی

119۔ عامر بن لیلی بن حمزہ

120۔ عائشہ بنت ابی بکر

121۔ عباس بن عبد المطلب

122۔ عبدالرحمن بن عوف

123۔ عبدالرحمن بن مذبح

124۔ عبد الرحمن بن نعیم دیلمی

125۔ عبداللہ بن ابی اسید مخزومی

126۔ عبداللہ بن ابی اوفی اسلمی

127۔ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب

128۔ عبداللہ بن مسعود

129۔ عبید اللہ بن بشر مارنی

130۔ عثمان بن عفان

131۔ عثمان بن حنیف

132۔ عدی بن حاتم طائی

133۔ عطیہ بن بشر مازنی

134۔ عقبہ بن عامر جہنی

135۔ عمر بن ابی سلمہ

136۔ عمرو بن حمق خزاعی

137۔ عمرو بن مرہ

138۔ فاطمہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب

139۔ ابو قدامہ انصاری

140۔ کعب بن عجزہ انصاری

141۔ مقداد بن عمرو کندی

142۔ وحشی بن حرب

143۔ ام ہانی بنت ابی طالب

144۔ ابو الہثیم بن بہتان انصاری

145۔ ابو یعلی انصاری

146۔ یعلی بن مرہ ثقفی

رضی اللہ عنہم اجمعین۔

ابن عقدہ کے مطابق مذکورہ بالا رُواۃ کے علاوہ مزید اٹھائیس (28) صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے بھی حدیثِ غدیر بیان کی ہے، لیکن اُس نے نام ذکر نہیں کئے۔

ضمیمہ دوم

حدیثِ غدیر کی تخریج کرنے والے ائمہ حدیث

دوسری صدی ہجری

نمبرشمار--------- نام------- متوفی 1 ابن شہاب زہری 125

2 محمد بن اسحاق 151 یا 152

3 معمر بن راشد 153 یا 154

4 اسرائیل بن یونس سبیعی 160 یا 163

5 شریک بن عبداللہ قاضی 177

6 محمد بن جعفر مدنی غندر 193

7 وکیع بن جراح بن ملیح رواسی 197

8 عبداللہ بن نمر حدانی 199

تیسری صدی ہجری

9 محمد بن عبداللہ ابو احمد زبیری حبال 203

10 یحیي بن آدم بن سلیمان اموی 203

11 امام محمد بن ادریس شافعی 204

12 اسود بن عامر بن شاذان شامی 208

13 عبد الرزاق بن ہمام صنعانی 210

14 حسنین بن محمد مروزی 213

15 فضل بن وکین ابو نعیم کوفی 218 یا 219

16 عفان بن مسلم صفار 220

17 سعید بن منصور خراسانی 227

18 ابراہیم بن حجاج 231 یا 237

19 علی بن حکیم اودی 241

20 علی بن محمد طنافسی 233

21 ہدیہ بن خالد بطری 235 یا 236

22 عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ عبسی 235

23 عبیداللہ بن عمر قواریری 235

24 اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ حنظلی 238

25 عثمان بن محمد بن ابوالحسن بن ابی شیبہ 239

26 قتیبہ بن سعید بلخی 240

27 امام احمد بن حنبل 242

28 ہارون بن عبداللہ ابو موسی اعمال 243

29 محمد بن بشار عبدی 253

30 محمد بن مثنی ابو موسی 252

31 حسن بن غرقہ عبدی 257

32 حجاج بن یوسف شاعر بغدادی 259

33 اسماعیل بن عبد اللہ اصبہانی سمویہ 267

34 حسن بن علی بن عفان عامری 270

35 محمد بن یحیی ذہلی 258

36 محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی 273

37 احمد بن یحيي بلاذری 276

38 عبداللہ بن مسلم دنیوری ابن قتیبہ 279

39 محمد بن عیسی بن ترمذی 276

40 ابن ابی عاصم احمد بن عمرو شیبانی 287

41 زکریا بن یحيي سنجری خیاط 289

42 عبداللہ بن امام احمد بن حنبل 290

43 احمد بن عمرو بن عبداللہ بزار 293

چوتھی صدی ہجری

44 محمد بن شعیب نسائی 303

45 حسن بن سفیان نسوئی 303

46 احمد بن علی ابو یعلی موصلی 307

47 محمد بن جریر طبری 310

48 عبداللہ بن محمد ابو القاسم بغوی 317

49 محمد بن علی بن حسین بن بشر ابو عبد اللہ زاہد حکیم ترمذی

50 احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی 331

51 احمد بن محمد بن عبد ربہ ابو عمر قرطبی 328

52 حسین بن اسماعیل محاملی 330

53 ابو عباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ 332

54 یحيي بن عبداللہ غبری 344

55 وعلج بن احمد سنجری 351

56 محمد بن عبداللہ بزار شافعی 354

57 محمد بن حبان بستی 354

58 سلیمان بن احمد طبرانی 360

59 احمد بن جعفر قطیعی 368

60 علی بن عمر دارقطنی 385

61 عبیداللہ بن عبد اللہ ابن بطہ 387

62 محمد بن عبدالرحمن ذہبی 393

63 ابو عبداللہ حاکم 400

پانچویں صدی ہجری

64 عبد الملک بن محمد بن ابراہیم خرگوشی 407

65 احمد بن عبد الرحمن بن احمد شیرازی 407

66 احمد بن موسی بن مردویہ اصبہانی 410

67 احمد بن محمد بن یعقوب ابو علی سکویہ 411

68 احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی 427

69 احمد بن عبداللہ ابو نعیم اصبہانی 430

70 اسماعیل بن علی بن حسین بن زنجویہ

71 ابن سمان رازی 445

72 احمد بن حسین بن علی بیہقی 458

73 یوسف بن عبداللہ ابن عبدالبر 463

74 احمد بن علی خطیب بغدادی 463

75 علی بن احمد ابوالحسن الواحدی 468

76 مسعود بن ناصر سجستانی 477

77 علی بن محمد جلابی ابن المغازی 483

78 عبیداللہ بن عبداللہ ابو قاسم

79 علی بن حسن بن حسین 492

چھٹی صدی ہجری

80 احمد محمد غزالی 505

81 حسین بن مسعود بغوی 516

82 زرین بن معاویہ عبدری 535

83 احمد بن محمد عاصمی

84 محمود بن عمر زمخشری 537

85 محمد بن علی بن ابراہیم نظری

86 عبدالکریم بن محمد بن ابو سعد مروزی 564

87 موفق بن احمد ابو المؤید اخطب خوارزم 568

88 عمر بن محمد بن خضر اردبیلی

89 علی بن حسن بن ہبۃ اللہ ابن عساکر دمشقی 571

90 محمد بن عمر بن احمد بن موسی مدینی اصبہانی 581

91 فضل اللہ بن ابی سعید حسنی نوریشتی

92 اسعد بن محمود بن خلف ابو فتح عجلی 600

ساتویں صدی ہجری

93 امام محمد بن عمر فخر الدین رازی 606

94 مبارک بن محمد ابو السعادات ابن اثیر جرزی 606

95 علی بن محمد بن محمد بن عبدالکریم جزری ابو حسن ابن اثیر 630

96 محمد بن عبدالواحد مقدسی حنبلی 643

97 محمد بن طلحہ نصیبی 652

98 یوسف بن محمد ابو الحجاج بلوی ابن شیخ

99 یوسف بن قزعلی سبط ابن جوزی 654

100 محمد بن یوسف گنجی شافعی 658

101 عبدالرزاق بن رزق اللہ رسعنی 661

102 یحیی بن شرف نووی 676

103 احمد بن عبداللہ محب الدین طبری مکی 694

104 ابراہیم بن عبداللہ وصابی یمنی شافعی

105 محمد بن احمد ضرغانی 699

آٹھویں صدی ہجری

106 ابراہیم بن محمد حمویی 722

107 احمد بن محمد بن احمد علاء الدولہ سمنانی 736

108 یوسف بن عبد الرحمن مزی 742

109 محمد بن احمد ذہبی 748

110 حسن بن حسین نظام الدین اعرج نیساپوری

111 محمد بن عبد اللہ ولی الدین خطیب بغدادی

112 عمر بن مظفر بن عمر ابو حفص معری حلبی ابن الوردی 749

113 احمد بن عبدالقادر بن مکتوم تاج الدین قیسی نحوی 749

114 محمد بن یوسف زرندی 752

115 محمد بن مسعود گازرونی 758

116 عبداللہ بن اسعد یمنی یافعی 768

117 اسماعیل بن عمر دمشقی ابن کثیر 774

118 عمر بن الحسن ابوحفص مراغی 778

119 علی بن شہاب الدین ہمدانی 786

120 محمد بن عبداللہ بن احمد مقدسی

نویں صدی ہجری

121 محمد بن محمد خواجہ پارسا 832

122 محمد بن محمد شمس الدین جرزی 833

123 احمد بن علی بن عبد القادر مقریزی 845

124 شہاب الدین بن شمس الدین دولت آبادی 841

125 احمد بن علی بن محمد بن حجر عسقلانی 852

126 علی بن محمد بن احمد ابن صباغ مالکی 855

127 محمد بن احمد عینی حنفی 855

128 حسین بن معین الدین یزدی 870

129 عبداللہ بن عبد الرحمن 883

130 فضل اللہ بن روز بہان بن فضل اللہ خنجی شیرازی

دسویں صدی ہجری

132 علی بن عبداللہ نورالدین سمہودی شافعی 911

133 عبدالرحمن بن ابی بکر جلال الدین سیوطی 911

134 عطاء اللہ بن فضل اللہ شیرازی

135 عبدالوہاب بن محمد بن رفیع الدین احمد 932

136 احمد بن محمد بن علی بن احمد بن حجر ہیتمی مکی 973

137 علی بن حسام الدین متقی ہندی 975

138 محمد طاہر فتنی 981

139 میرزا مخدوم بن عبدالباقی 995

گیارھویں صدی ہجری

140 علی بن سلطان محمد ملا علی قاری 1014

141 محمد بن عبدالرؤف بن تاج العارفین مناوی 1031

142 شیخ عبداللہ عید روس یمنی 1041

143 محمد بن محمد بن علی شیخانی قادری مدنی

144 علی بن ابراہیم بن احمد بن علی بن نورالدین حلبی 1044

145 احمد بن فضل بن محمد 1047

146 شیخ عبدالحق محدث دہلوی 1052

147 محمد بن محمد مصری

148 محمد بن صفی الدین جعفر

149 صالح بن مہدی مقبلی

بارھویں صدی ہجری

150 محمد بن عبدالرسول برزنجی مدنی 1130

151 حسام الدین بن محمد بایزید سہارنپوری

152 میرزا محمد معتمد خان بدخشانی

153 محمد صدر عالم

154 شاہ ولی اللہ محدث دہلوی 1176

155 محمد بن اسماعیل بن صلاح 1182

156 محمد بن علی صبان

157 ابراہیم بن مرعی بن عطیہ

158 احمد بن عبدالقادر عجلی

159 مولانا رشید الدین خان دہلوی

160 مولوی محمد مبین لکھنوی

161 محمد سالم بخاری دہلوی

162 مولوی ولی اللہ لکھنوی

163 مولوی حیدر علی فیض آبادی (1)

مآخذ و مراجع

1۔ القرآن الحکیم

2۔ آلوسی، سید محمود (1217۔ 1270ھ / 1802۔ 1854ء)۔ روح المعانی۔ ملتان، پاکستان: مکتبہ امدادیہ۔

3۔ ابن ابی حاتم رازی، ابو محمد عبد الرحمان (240۔ 327ھ / 854۔ 938ء)۔ تفسیر القرآن العظیم۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ نزار مصطفی الباز، 1419ھ / 1999ء۔

4۔ ابن ابی شیبہ، ابوبکر عبد اللہ بن محمد (159۔ 235ھ / 776۔ 850ء)۔ المصنف۔ کراچی، پاکستان: ادارۃ القرآن و العلوم الاسلامیہ، 1406ھ / 1987ء

5۔ ابن ابی عاصم، ابوبکر احمد بن عمرو ضحاک (206۔ 287ھ)۔ الآحاد و المثانی۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، 1411ھ / 1991ء۔

6۔ ابن ابی عاصم، ابوبکر احمد بن عمرو ضحاک (206۔ 287ھ)۔ کتاب السنہ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، 1419ھ / 1998ء۔

7۔ ابن اثیر، ابو حسن علی بن محمد جزری (555۔ 630ھ / 1160۔ 1233ء)۔ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

8۔ ابن اثیر، ابو السعادات مبارک بن محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبدالواحد شیبانی جزری (544۔ 606ھ / 1149۔ 1210ء)۔ النہایہ فی غریب الحدیث و الاثر۔ قم، ایران: مؤسسہ مطبوعاتی اسماعیلیان، 1364ھ۔

9۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبدالرحمن بن علی (510۔ 597ھ / 1116۔ 1201ء)۔ صفۃ الصفوہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، 1409ھ / 1989ء۔

10۔ ابن حبان، محمد (270۔ 354ھ / 884۔ 965ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، 1414ھ / 1993ء۔

11۔ ابن عساکر، ابو القاسم علی بن حسن (499۔ 571ھ / 1105۔ 1176ء)۔ تاریخ دمشق الکبیر (تاریخ ابن عساکر)۔ بیروت، البنان: دار الاحیاء التراث العربی، 1421ھ / 2001ء۔

12۔ ابن قتیبہ دینوری، عبد اللہ بن مسلم (213۔ 276ھ / 228۔ 889ء)۔ الامامہ و السیاسہ۔ مصر: مطبعہ مصطفی البابی الحلبی، 1356ھ / 1937ء۔

13۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (701۔ 774ھ / 1301۔ 1373ء)۔ البدایہ والنہایہ۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، 1419ھ / 1998ء۔

14۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (701۔ 774ھ / 1301۔ 1373ء)۔ تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت، البنان: دار المعرفہ، 1400ھ / 1980ء۔

15۔ ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی (209۔ 273ھ / 824۔ 887ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، 1419ھ / 1998ء۔

16۔ ابو محاسن، یوسف بن موسی حنفی۔ المعتصر من المختصر من مشکل الہ آثار۔ بیروت، لبنان، عالم الکتب۔

17۔ ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ اصبہانی (336۔ 430ھ / 948۔ 1038ء)۔ حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء۔ بیروت، لبنان: دارالکتاب العربی، 1400ھ / 1980ء۔

18۔ ابو یعلی، احمد بن علی (210۔ 307ھ / 825۔ 919ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دارالمامون للتراث، 1405ھ / 1985ء۔

19۔ احمد بن حنبل، ابن محمد (164۔ 241ھ / 780۔ 855ء)۔ فضائل الصحابہ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

20۔ احمد بن حنبل، ابن محمد (164۔ 241ھ / 780۔ 855ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، 1398ھ / 1978ء۔

21۔ البانی، محمد ناصرالدین (1333۔ 1420ھ / 1914۔ 1999ء)۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، 1405ھ / 1985ء۔

22۔ بزار، ابو بکر احمد بن عمرو (210۔ 292ھ / 825۔ 905ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ علوم القرآن، 1409ھ۔

23۔ بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین (384۔ 458ھ / 994۔ 1066ء)۔ الاعتقاد۔ بیروت، لبنان: دارالہ آفاق الجدیدہ، 1401ھ۔

24۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین (384۔ 458ھ / 994۔ 1066ء)۔ السنن الکبریٰ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، 1414ھ / 1994ء۔

25۔ ترمذی، محمد بن عیسیٰ (210۔ 279ھ / 825۔ 892ء)۔ الجامع الصحیح۔ بیروت، لبنان: دارالغرب الاسلامی، 1998ء۔

26۔ حاکم، ابو عبداللہ محمد بن عبد اللہ نیشاپوری (321۔ 405ھ / 933۔ 1014ء)۔ المستدرک۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: دارالباز للنشر و التوزیع۔

27۔ حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نیشاپوری (321۔ 405ھ / 933۔ 1014ء)۔ المستدرک۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، 1411ھ / 1990ء۔

28۔ حسام الدین ہندی (975ھ)۔ کنز العمال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، 1399ھ / 1979ء۔

29۔ خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی (392۔ 463ھ / 1002۔ 1071ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

30۔ ذہبی، محمد بن احمد بن عثمان (673۔ 748ھ / 1274۔ 1348ء)۔ سیر اعلام النبلاء۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، 1417ھ / 1997ء۔

31۔ رازی، محمد بن عمر بن حسن بن حسین (543۔ 606ھ / 1149۔ 1210ء)۔ التفسیر الکبیر۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

32۔ زرقانی، محمد بن عبد الباقی (1055۔ 1122ھ / 1645۔ 1710ء)۔ شرح المواہب الدنیہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، اشاعت اول: 1417 ھ / 1996ء۔

33۔ سیوطی، جلال الدین عبدالرحمٰن (849۔ 911ھ / 1445۔ 1505ء)۔ الدر المنثورفی التفسیر با الماثور۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

34۔ شاشی، ابو سعید ہیثم بن کلیب (م 335ھ)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبہ العلوم و الحکم، 1410ھ۔

35۔ شاہ اسماعیل دہلوی (1193۔ 1246ھ / 1779۔ 1831ء)۔ صراطِ مستقیم۔

36۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (1114۔ 1174ھ / 1703۔ 1762ء)۔ التفہیمات الالٰہیہ، حیدر آباد، پاکستان: اکیڈمی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، 1387ھ / 1967ء۔

37۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (1114۔ 1174ھ / 1703۔ 1762ء)۔ ہمعات۔

38۔ شوکانی، محمد بن علی (1173۔ 1250ھ / 1760۔ 1834ء)۔ در السحابہ۔ دمشق، شام: دار الفکر، 1404ھ / 1984ء۔

39۔ شوکانی، محمد بن علی (1173۔ 1250ھ / 1760۔ 1834ء)۔ فتح القدیر۔ مصر: 1383ھ / 1964ء۔

40۔ ضیاء مقدسی، محمد بن عبد الواحد حنبلی (567۔ 643ھ)۔ الاحادیث المختارہ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، 1410ھ / 1990ء۔

41۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (260۔ 360ھ / 873۔ 971ء)۔ المعجم الاوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، 1405ھ / 1985ء۔

42۔ طبرانی، سلیمان بن احمد، (260۔ 360ھ / 873۔ 971ء)۔ المعجم الصغیر۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، 1403ھ / 1983ء۔

43۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (260۔ 360ھ / 873۔ 971ء)۔ المعجم الکبیر۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ۔

44۔ طحاوی، ابو جعفر (م 321ھ)۔ مشکل الآثار۔ بیروت، لبنان: دار صادر، 1333ھ۔

45۔ طیالسی، ابوداؤد سلیمان (133۔ 204ھ / 751۔ 819ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

46۔ عبد الرزاق، ابو بکر صنعانی (126۔ 211ھ / 744۔ 826ء)۔ المصنف۔ کراچی، پاکستان: المجلس العلمی، 1390ھ / 1970ء۔

47۔ عبیداللہ امرتسری۔ ارجح المطالب فی سیرت امیر المؤمنین۔ لاہور، پاکستان: حق برادرز، 1994ء۔

48۔ عسقلانی، احمد بن علی بن حجر (773۔ 852ھ / 1372۔ 1449ء)۔ الاصابہ فی تمییز الصحابہ۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، 1412ھ / 1992ء۔

49۔ عسقلانی، احمد بن علی بن حجر (773۔ 852ھ / 1372۔ 1449ء)۔ تعجیل المنفعہ۔ بیروت، البنان: دار الکتاب العربی، اشاعت اول۔

50۔ عسقلانی، ابن حجر احمد بن علی (773۔ 852ھ / 1372۔ 1449ء)۔ فتح الباری۔ لاہور، پاکستان، دار نشر الکتب الاسلامیہ، 1401ھ / 1981ء۔

51۔ ابن عقدہ، ابو عباس احمد بن محمد بن سعید (م 332ھ)۔ کتاب الموالاۃ۔

52۔ مبارکپوری، ابو العلاء محمد عبد الرحمن بن عبد الرحیم (1285۔ 1353ھ)۔ تحفۃ الاحوذی۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

53۔ محاملی، ابو عبداللہ حسین بن اسماعیل (235۔ 330ھ)۔ امالی۔ عمان: المکتب الاسلامی، 1412ھ۔

54۔ مجدد الف ثانی، امام ربانی شیخ احمد سرہندی (971۔ 1034ھ / 1564۔ 1624ء)۔ مکتوبات امام ربانی۔ دہلی، بھارت: مطبع خاص مرتضوی۔

55۔ محب طبری، ابو عباس احمد بن محمد (م 694ھ)۔ ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی۔ جدہ، سعودی عرب: مکتبۃ الصحابہ، 1415ھ / 1995ء۔

56۔ محب طبری، ابو عباس احمد بن محمد (م 694ھ)۔ الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، 1405ھ / 1984ء۔

57۔ مزی، ابو الحجاج یوسف بن عبد الرحمن (654۔ 742ھ / 1256۔ 1341ء)۔ تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، 1483ھ / 1983ء۔

58۔ مزی، ابو الحجاج یوسف بن عبد الرحمن (654۔ 742ھ / 1256۔ 1341ء)۔ تہذیب الکمال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، 1400ھ / 1980ء۔

59۔ مناوی، عبدالرؤف۔ فیض القدیر۔ مصر: مکتبہ التجاریۃ الکبری، 1356ھ۔

60۔ نسائی، احمد بن شعیب (215۔ 303 ھ / 830۔ 915ء)۔ خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم۔ بیروت، لبنان: دارالکتاب العربی، 1407ھ / 1987ء۔

61۔ نسائی، احمد بن شعیب (215۔ 303 ھ / 830۔ 915ء)۔ السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، 1411ھ / 1991ء۔

62۔ نسائی، احمد بن شعیب (215۔ 303 ھ / 830۔ 915ء)۔ فضائل الصحابہ۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، اشاعت اول: 1405ھ۔

63۔ نووی، ابو زکریا یحیٰی بن شرف (631۔ 677ھ / 1233۔ 1278ء)۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، 1996ء۔

64۔ واحدی، ابو حسن علی بن احمد (م 468ھ)۔ اسباب النزول۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ۔

65۔ ہیتمی، احمد بن حجر (909۔ 973ھ / 1503۔ 1566ء)۔ الصواعق المحرقہ۔ مصر: مکتبہ قاہرہ، 1385ھ / 1965ء۔

66۔ ہیثمی، علی بن ابو بکر (735۔ 807ھ / 1335۔ 1405ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دارالریان للتراث، 1407ھ / 1987ء۔

67۔ ہیثمی، علی بن ابوبکر (735۔ 807ھ / 1335۔ 1405ء)۔ موارد الظمآن۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

فہرست

مقدمہ 5
حصہ اول........ 15
حدیث نمبر : 1 15
حدیث نمبر : 2 18
حدیث نمبر : 3 19
حدیث نمبر : 4 20
حدیث نمبر : 5 20
حدیث نمبر : 6 22
حدیث نمبر : 7 23
حدیث نمبر : 8 24
حدیث نمبر : 9 25
حدیث نمبر : 10 25
حدیث نمبر : 11 27
حدیث نمبر : 12 27
حدیث نمبر : 13 28
حدیث نمبر : 14 29
حدیث نمبر : 15 30
حدیث نمبر : 16 31
حدیث نمبر : 17 32
حدیث نمبر : 18 33

حدیث نمبر : 19 33
حدیث نمبر : 20 35
حدیث نمبر : 21 36
حدیث نمبر : 22 36
حدیث نمبر : 23 38
حدیث نمبر : 24 39
حدیث نمبر : 25 40
حصہ دوم 42
حدیث نمبر : 26 42
حدیث نمبر : 27 42
حدیث نمبر : 28 43
حدیث نمبر : 29 44
حدیث نمبر : 30 45
حدیث نمبر : 31 45
حدیث نمبر : 32 46
حدیث نمبر : 33 47
حدیث نمبر : 34 47
حدیث نمبر : 35 48
حدیث نمبر : 36 49
حدیث نمبر : 37 51
حدیث نمبر : 38 52

حدیث نمبر : 39 53
حدیث نمبر : 40 53
حدیث نمبر : 41 54
حدیث نمبر : 42 55
حدیث نمبر : 43 56
حدیث نمبر : 44 57
حدیث نمبر : 45 58
حدیث نمبر : 46 59
حدیث نمبر : 47 59
حدیث نمبر : 48 60
حدیث نمبر : 49 61
حدیث نمبر : 50 62
حدیث نمبر : 51 62
ضمیمہ اول..64
واقعہ غدیر بیان کرنے والے مشہور صحابہ کرام و تابعین عظام..64
ضمیمہ دوم..72
حدیثِ غدیر کی تخریج کرنے والے ائمہ حدیث 72
دوسری صدی ہجری..72
تیسری صدی ہجری 72
چوتھی صدی ہجری 74
پانچویں صدی ہجری..75

چھٹی صدی ہجری 76
ساتویں صدی ہجری.. 77
آٹھویں صدی ہجری 77
نویں صدی ہجری.. 78
دسویں صدی ہجری.. 79
گیارھویں صدی ہجری.. 79
بارھویں صدی ہجری.. 80
•آخذ و مراجع 81